قیمت چار روپے آٹھ آنے سالانہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰۸

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

رسالہ

اشاعت اسلام

اردو ترجمہ

اسلامک ریویو مجریہ ووکنگ (انگلستان)

زیر ادارت

خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام

جلد (۸) | بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۲۲ء | نمبر (۵)

فہرست مضامین

۱۔ شذرات از مترجم ... ۱۹۳
۲۔ ہمارا تبلیغی مشن از حضرت خواجہ صاحب ... ۱۹۸
۳۔ صلائے نصرت اہل ہمت از حضرت خواجہ صاحب ... ۲۰۱
۴۔ ملفوظات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام ... ۲۱۶
۵۔ بیاض صوفی از حضرت خواجہ صاحب ... ۲۱۹
۶۔ پاک روایات ... ۲۲۲
۷۔ گوشوارہ حساب آمد و خرچ بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۲ء متعلق مسلم مشن ووکنگ ... ۲۲۵
۸۔ برٹش مسلم سوسائٹی کی طرف سے ہز ایکسیلنسی سفیر افغانستان کو ایڈریس اور اس کا جواب ... ۲۳۲

درخواستہائے خریداری بنام منیجر اشاعت اسلام لاہور آنی چاہئیں

ضروری اعلان

(۱) کُل خط و کتابت بنام منیجر رسالہ اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ہونی چاہیئے +

(۲) اشاعت اسلام لاہور ماہواری رسالہ ہے اور ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے

(۳) اشاعت اسلام کا چندہ بنام منیجر اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ارسال فرمائیں +

(۴) خریداران رسالہ ازراہ کرم خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا ضرور حوالہ دیں +

منیجر رسالہ اشاعت اسلام

خریداران رسالہ اشاعت اسلام ازراہِ کرم توسیع اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں

منیجر

خضاب نیفوری کا ثانی نہیں

[illegible]

سیاہ رنگ خضاب خاص نیفوری

المشتہر منیجر خضاب نیفوری

Mr. H. Waheed-ud-Din Green, M.P.S.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشاعت اسلام

جلد (۸) بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۲۲ء نمبر (۵)

شذرات

مسٹر وحید الدین گرین - اِس نمبر کے ساتھ ایک اور نومسلم انگریز کا فوٹو ہم شائع کرتے ہیں - جن کا اصل نام مسٹر ایچ گرین ہے - ان کو اسلامی نام وحید الدین دیا گیا ہے - یہ صاحب گذشتہ اکتوبر یا نومبر میں حضرت خواجہ صاحب کے ووکنگ پہنچنے سے پہلے مسلمان ہوئے تھے قبول اسلام سے پیشتر انہوں نے چند سوال لکھ کر بھیجے - جن میں سے ایک یہ بھی تھا - کہ آیا ایک مسلمان کے لئے فرض ہے کہ خواہ وہ کیسے ہی حالات میں کیوں نہ ہو - خانہ کعبہ کے حج کو ضرور جائے؟ اس سوال کی وجہ انہوں نے یہ بتائی - کہ ان کا کاروبار کچھ اس قسم کا ہے - کہ فی الحال وہ اس کو چھوڑ کر حج کیلئے جا نہیں سکتے - ایسے ہی بعض اور بھی حالات ہیں - پس اگر حج ہر حالت میں فرض ہے تو مسلمان ہو کر احکام اسلامی پر عمل پیرا نہ ہونے کے بجائے بہتر ہے کہ انسان الگ ہی رہے +

ان کو جواب میں بتایا گیا - کہ حج خاص حالات کے ساتھ مشروط ہے - اور ہر حالت میں فرض نہیں - نماز اور زکوٰۃ کے متعلق ان کو لکھا گیا - کہ وہ ہر حالت میں قابل ادا ہیں - اِس

جواب کو پڑھ کر آپ نے قبول اسلام کا اعلان لکھ کر بھیجدیا +

اس سے پتہ لگتا ہے کہ جو انگریز مسلمان ہو رہے ہیں۔ وہ کس قدر خلوص اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ پہلے سے وہ تمام باتوں کی تحقیق کر لیتے ہیں۔ اور ان کو معقول پاکر ان پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کرتے ہیں مسٹر وحید الدین گرین میڈیکل پریکٹیشنر ہیں۔ اور انکی دوائیوں کی اپنی دکان ہے +

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور اسم بامسمےٰ بنائے آمین

رازِ حیات انگریزی میں حضرت خواجہ صاحب کی وہ قابل قدر تصنیف جو "رازِ حیات" کے نام سے چند ماہ ہوئے شائع ہوئی تھی۔ ہندوستان کے طول وعرض میں پھیل چکی ہے۔ اور بہت بڑی قبولیت اسکو حاصل ہوئی ہے۔ فی الحقیقت اس کتاب میں جس انداز سے حضرت خواجہ صاحب نے مسلمانوں کی موجودہ امراض کا ذکر کر کے اس کا جو علاج بتایا ہے۔ اور اپنے مخصوص طرز بیان میں آپ نے مسلمانوں کو قرآن حکیم کی طرف راغب کرنے کی جو پاک کوشش کی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ مارچ ۱۹۲۲ء کے اسلامک ریویو میں یہ دیکھ کر ہمیں بیحد مسرت ہوئی۔ کہ اس دلچسپ کتاب کا ترجمہ انگریزی میں بھی شروع ہو گیا ہے جو ریویو میں باقساط شائع ہو گا۔ اور اس کے بعد کتابی صورت میں بھی غالباً چھپیگا۔ فی الحال اسکی پہلی قسط مارچ ۱۹۲۲ء کے نمبر میں درج ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ انگریزی خوان اصحاب کے لیے بھی یہ کتاب مفید اور باعث ہدایت ہو۔ آمین

عالمگیر مذہب اور مساوات انسانی مساوات انسانی وہ بنیادی اصول ہے جو منجملہ اور بہت سی باتوں کے ایک حقیقی الہامی مذہب کے اندر پایا جانا ضروری ہے۔ وہ مذہب جو اللہ تعالےٰ کو تمام نسل انسانی کا باپ یقین کرتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ اپنی آغوش شفقت کو سب انسانوں کے لئے اس طرح سے کھولدے کہ گویا وہ سب کے سب ایک خاندان کے ممبر اور ایکدوسرے کے بہن بھائی ہیں۔ اس رب العلمین کے دربار رحمت میں جو کل عالم پر محیط ہے۔ کوئی ایسے امتیازات راہ نہیں پاسکتے جو مختلف انسانوں کے درمیان لوگوں نے قائم کر رکھے ہیں +

اللہ تعالیٰ کا گھر ہمیشہ سب کیلئے کھلا اور ان معائب سے پاک رہنا چاہئے۔جن کی وجہ سے ایک انسان دوسرے سے جدا ہو کر بہت دُور جا پڑتا ہے۔ تمام قسم کے امتیازات کا خواہ وہ قومیت سے متعلق ہوں یا رنگ وغیرہ سے خانہ خدا کے اندر پتہ بھی نہیں لگنا چاہئے +

یہ وہ اصول ہے جس کو ایک عالمگیر مذہب اور حقیقی خانہ خدا کو گویا بنیادی پتھر سمجھنا چاہئے ورنہ اس کا "عالمگیر" ہونا ایک لے حقیقت اور بےمعنی بات ہے +

کلیسیائے انگلستان میں کالے اور گورے کا فرق ۔ یہ تو جیسا کہ ہم نے اُوپر کہا خدائی کلیسیا کا اصول ہے۔مگر بدقسمتی سے کلیسیائے انگلستان کا اصول یہ نہیں۔اس کا حال دیگر ہے۔جس کے لئے ذیل کے حالات کو پڑھئے۔

دسمبر ۱۹۲۱ء کے ویدک میگزین میں ایک دیسی پادری کا مضمون نقل ہوا ہے۔جس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ کلیسیائے انگلستان کی دو شاخیں ہندوستان میں ہیں۔ایک سفید لوگوں کی اور دوسری سیاہ انسانوں کی بیچارے سیاہ رنگ کے عیسائی پر "سفید" لوگوں کے گرجا کا دروازہ قطعاً بند رہتا ہے۔اور باوجود کھٹکھٹانے کے کھل نہیں سکتا۔ان کے بچوں کو سفیدیوں کے سکولوں سے اس طرح نکال دیا جاتا ہے کہ گویا وہ ان کے ساتھ چھوتے کے بھی قابل نہیں۔ ایسا ہی ایک سیاہ رنگ کا عیسائی "سفید" لوگوں کے منبر پر کھڑا ہو کر وعظ نہیں کر سکتا۔کسی خاص قصور کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اس سبب سے کہ اس کا رنگ "سفید" نہیں +

ایک کالا آدمی یہ سوال کر سکتا ہے کہ آخر خود تمہارا خدا وند اور نجات دہندہ بلکہ تم خود بھی جو اپنی سفیدی پر اس قدر نازاں ہو۔کیا انہی قوموں میں سے در اصل پیدا نہیں ہوئے جن کو اب تم "کالے" بنی نوع میں شمار کرتے ہو۔ یہ ایک فطری بات ہے۔کہ تمہارا یہ نفرت انگیز سلوک ہندوستانی عیسائیوں کے لئے کشیدگی کا موجب ہو۔چنانچہ ریورنڈ ایس گھوش دہلوی نے جو ایک کالے رنگ کے دیسی پادری ہیں۔اسی تنگ آمیز برتاؤ سے برافروختہ ہو کر گورے افسر ریورنڈ ڈاکٹر ویسٹرن کے جواب میں لندن کے اخبار چیلنج میں لکھا ہے (جہاں سے ویدک میگزین نے اسے نقل کیا ہے)

اور اسمیں بعض ایسے ناخوشگوار حقائق کا اظہار کیا ہی جن کو ناظرین کرام کے ملاحظہ کے لئے نقل کرنا چاہتے ہیں +

ایک دیسی پادری کا واویلہ۔ گورے اور کالے گرجوں کی علیحدگی کا ذکر کرتے ہوئے

پادری صاحب رقمطراز ہیں :-

اگر کلیسیائے انگلستان کے عیسائی بننا ہی ضروری سمجھتے ہو۔ تو تمہاری طرح کے اور بھی لوگ ہیں جو کلیسیائے انگلستان کے ماتحت ہیں لیکن ان کی حالت نہایت بے قدری اور غربت کی ہی میری مراد دیسی کلیسیائے انگلستان سی ہے جس کو کرسچین برٹش گورنمنٹ کی عنایت خسروانہ نے قائم نہیں کیا نہ ہی گورنمنٹ اس کو چلاتی یا اسے امداد دیتی ہی بلکہ عام چندوں پر ان کا انحصار ہی۔ یہ برائے نام عیسائی حکومت تمہارے روپے تم سی لے لیتی ہی جنہیں وہ گویا پاک اور مقدس سمجھتی ہی لیکن تمہارے کالے جسم جن کو وہ اپنے گرجوں۔ اپنے مناصب پادریت۔ اپنے قبرستانوں اور سکولوں سی خارج کر دیتی ہی۔ اس کے نزدیک وہ حیثیت نہیں رکھتے"

آگے چلکر مدارس کے متعلق لکھتا ہے :-

ان سکولوں میں پندرہ فیصدی خالص ہندوستانی بچے شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ تعداد لازمی نہیں بلکہ صرف اختیاری طور پر اسکی اجازت ہے۔ مگر جونہی دو تین بچوں کے والدین خواہ وہ بچے بالکل ہی سیاہ فام ہوں صرف ان کے نام یوروپین ہوں دیسی بچوں کے اپنے فرضی سفید بچوں کے ساتھ پڑھنے پر معترض ہوتے ہیں۔ تو یہ پندرہ فیصدی کے قاعدہ کی اجازت بھی خاک میں ملجاتی ہے۔ اور دیسی بچوں کو جو اکثر اپنے معترضین اور انکی ذریت سے جنہیں یورپین نام و اسکے برعکس "ہند نام زنگی کا فور کا" مصداق سمجھنا چاہیئے زیادہ گورے چٹے ہوتے ہیں سکول چھوڑنے کیلئے کہا جاتا۔ یا انہیں خارج کر دیا جاتا اخراج کی انہیں دھمکی دیجاتی ہے۔ اس کے علاوہ داخلہ کے وقت بھی ان غریب دیسیوں سی بہت کچھ جھگڑے فساد ہوتے ہیں۔ ان سی تمسخر و استہزا روا رکھا جاتا یا نفرت کا سلوک ان سی ہوتا۔ اور ناک بھوں چڑھائے جاتے ہیں +

انہی دیسی پادری صاحب نے اپنے افسر کی اس دلیل کا جو کالے پادریوں کے خلاف اس نے دی ہے،

بڑا ہی مزیدار جواب دیا ہے :-

افسر مذکور نے لکھا تھا کہ یہ بالکل غیر طبعی امر ہے کہ ایک ہندوستانی کو چیپلین بنا کر یورپین لوگوں کی امامت پر مامور کیا جائے۔ پادری صاحب نے اس کے جواب میں اپنے پچیس سال کے ذاتی تجربات کو اس غیر منصفانہ برتاؤ کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں :-

پچیس سال میں بیشمار مرتبہ میں گڑگاؤں - ریواڑی - کرنال اور رہتک میں اتوار کی امامت کرانے گیا ہوں - ان جگہوں میں انگریز نمازی بھی ہیں اور ہندوستانی بھی لیکن مجھے صرف ہندوستانیوں ہی کی امامت کیلئے بھیجا ہے - حالانکہ میں نہایت آسانی کے ساتھ انگریزوں کی امامت بھی کرا سکتا تھا لیکن ان پچیس سال کے عرصہ میں کبھی ایکدفعہ بھی انگریزوں کو نماز پڑھانے کے متعلق مجھے اشارہ تک بھی نہیں کیا گیا - کیا اسے (یعنے افسر مذکور کو) یہ معلوم نہیں - کہ جب کبھی میں اتوار یا کسی تہوار کے دن مذکرہ بالا مقامات پر ہندوستانیوں کی امامت کرانے گیا ہوں تو انگریزوں کی کوئی نماز اس دن نہیں ہوئی کبھی کہیں ایکدفعہ کوئی سو میں سے ایک چیپلین جو اپنے ہم پیشہ لوگوں کے نزدیک ایک نہایت بودا آدمی - اور دیوانہ یا بیوقوف سمجھا جاتا ہے اپنے عام طریق کو چھوڑ کر کسی دیسی پادری کو انگریزی کلیسیا کی امامت کیلئے کہدیتا ہے +

اسلام ایک زندہ اور مساوات کا مذہب کلیسیائے انگلستان کی حالت کو آپنے اوپر دیکھ لیا آؤ اب ہم ایک اسلامی مسجد کو دیکھیں - کہ وہاں کیا نظر آتا ہے +

اعلےٰ اور ادنےٰ جماعتوں کے الگ الگ معبد وہاں نہیں - کوئی خاص نشستیں بھی مقرر نہیں - خدا کے گھر میں کوئی کسی قسم کا امتیاز اور لحاظ نہیں ہوسکتا - ایک گدا گر ایک بادشاہ کے دوش بدوش فرش پر اور ایک چھت کے نیچے کھڑا اور سربسجود ہوتا ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں دونوں ہی یکساں طور پر اس کے بچے ہیں +

اس مساوات انسانی کا ایک شاندار اور دلپذیر نظارہ حج کے اندر نظر آتا ہے جہاں امتیاز کے آخری نشان یعنے لباس کو بھی دور کر کے انسان پر اس عظیم الشان صداقت کو منکشف کر دیا جاتا ہے کہ کل انسان انسانیت کے لحاظ سے برابر ہیں - تمام کے تمام ایک ہی کپڑے

سے بدن کی عریانی کو ڈھانپے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک سیاہ فام افریقی۔ ایک گندم گوں ہندوستانی ایک زردی مائل چینی۔ اور ایک سفید رنگ کا ترک غرض کرۂ ارض کے گوشہ گوشہ سے آئے ہوئے ہر رنگ کے حجاج انسانیت کے اس وسیع سمندر میں غوطہ زن ہو جاتے اور بنی نوع انسان کی ایک عالمگیر برادری بنا لیتے ہیں ؛

غرض آج اسلام ہی ایک مذہب ہے جو تمام مال وجاہ۔ پیدائش اور رنگوں کے اختلافات کو نہ صرف تعلیم ہی کے ذریعہ دور کرتا ہے۔ بلکہ یومیہ پانچ مرتبہ عملاً ان کو مٹاتا ہے قرآن کریم فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" یعنے تم میں سب سے زیادہ معزز وہ نہیں جو اس دنیوی زندگی میں معزز مانا جاتا ہے بلکہ وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے"؛

اسلام نے انسانوں کے درمیان صرف ایک ہی امتیاز روا رکھا ہے اور وہ کیرکٹر کا امتیاز ہے۔ اسلام کا خدا تمام بنی نوع کا شفیق ترین باپ (بلکہ رب) ہے۔ اس عظیم الشان صداقت کو پنجاب کے صوفی منش شاعر بلھے شاہ نے کیا ہی خوبصورتی کے ساتھ ان چند پنجابی اشعار میں بیان کیا ہے۔ جو سادگی اور شیرینی میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو جو تمام جہان کا باپ اور رب ہے مخاطب کرکے یہ گیت اس نے گایا ہے :-

تسی ترکی اتے زنگی او
ٹوپی پوش فرنگی او
کدے شرابی اتے بھنگی او
تسی ہر رنگ وچ وسدے او
تے ساڈوں لامکانی وسدے او

ہمارا تبلیغی مشن

حضرت خواجہ صاحب کا تازہ خط

مکرمی ایڈیٹر صاحب رسالہ اشاعت اسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مہربانی فرما کر ذیل کی چند سطور کو اپنے گرامی صحیفہ میں درج فرما کر مجھے مشکور فرمائیں۔ قریباً

تین سال کے بعد میں انگلستان میں آیا ہوں۔ جو کچھ میں نے یہاں آکر دیکھا میری حیرت و استعجاب کا موجب ہے۔ اسلئے میں نے چاہا کہ میں اپنے اس تبصرہ سے ایک حد تک اپنے مسلم بھائیوں کو اطلاع دوں +

انگلستان میں اسلام کے متعلق دلچسپی اسلام کے متعلق موجودہ حالات زمانہ نے ایک غیر معمولی دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ مغربی دنیا کے لوگ اسلام کا نام سُننے تک روادار نہ تھے۔ انکے دل و دماغ میں اسلام کا ایک بدنما نقشہ بٹھایا گیا تھا۔ اسلام کو وہ تہذیب و تمدن کا دشمن سمجھتے تھے مگر آج محض تائید آسمانی سے ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ مغربی دنیا میں اسلام کے متعلق ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا ہوا ہے۔ جسقدر بیزاری تھی۔ اسی قدر اب جستجو کی روح ہر طرف اُبھرتی نظر آرہی ہے۔ اسلامی دنیا کے ساتھ مذہب اسلام میں بینظیر دلچسپی ہو رہی ہے۔ کوئی اخبار نہیں۔ کوئی رسالہ نہیں۔ کوئی میگزین نہیں جسمیں آئے دن اسلام یا مقدس بانی اسلام کے متعلق کوئی مضمون نہ ہو۔ اب یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اسلام کو جو کچھ وہ سمجھے ہوئے تھے۔ اسمیں وہ فریب خوردہ تھے۔ وہ اپنی غلطی سمجھنے لگے ہیں۔ ان کو نظر آنے لگا ہے۔ کہ اسلام ایک معقول اور حکیمانہ مذہب ہے۔ اور فطرت انسانی کے مطابق اور آیندہ بنی نوع کی قسمت اسی کے ساتھ وابستہ ہے +

لیگ آف نیشنز یونین اور اسلام ۔ چنانچہ اگلے دن میں لیگ آف نیشن یونین انگلستان ج شعبۂ دینیات و اخلاقیات میں شریک ہوا جسمیں مجھے ممبر ہونے کی درخواست کی گئی وہاں میں نے کل ملک انگلستان و سکاٹلینڈ کے مختلف حصص کی طرف سے اس خواہش کا اظہار دیکھا۔ کہ انکو اسلام اور دیگر مشرقی مذاہب کا صحیح علم دینے کا انتظام کیا جائے چنانچہ یہ ایک مسئلہ بھی لیگ آف نیشن کے سامنے موجود اور مجھے اگر لیگ مذکور کی ممبری کی درخواست کی گئی ہے تو اس سے غرض انکی یہی ہے جیسے کہ انکی چٹھی سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں لیگ آف نیشن کا نمائندہ ہو کر اسلام کا صحیح نقشہ مختلف مقامات پر پیش کر سکوں اور اسی وجہ سے میں نے اس درخواست کو قبول کیا۔ چنانچہ پہلے دن ہی ایک مقام پر مجھے اسلام پر لیکچر دینے کیلئے کہا گیا نظر بصیرت گر انسان ان تحریکات کو دیکھے اور مومنانہ فراست سے کام لے۔ تو آسانی سے سمجھ آسکتا ہے کہ یہ اسباب مسبب الاسباب کی طرف سے مغربی دنیا کا مذہبی نقشہ بدلنے کیلئے ہیں +

عیسائیت سے بیزاری یہ اس کی قدرت ہے ایک طرف اگر اسلام توجہ عامہ کی اس حد تک جاذب ہو رہا ہے دوسری طرف ا بڑھکر تنفر اور بیزاری عیسائیت سے پھیل رہی ہے بڑے بڑے پادری۔ لارڈ بشپ اور تعلیمیافتہ طبقہ عیسائیت کی حقیقت طشت از بام کر رہے ہیں اور علانیہ عظیم الشان جلسوں اور اخبارات میں اس خیال کا اظہار ہو رہا ہے کہ نہ مسیح خدا تھا

خدا کا بیٹا انسان محض تھا۔ اس سے تمام عیسائیت کی بیخ و بنیاد پر پانی پھر جاتا ہے +

مسلمانوں کا عظیم الشان فرض الغرض اس قسم کے بیشمار سامان پیدا ہوئے ہیں جو اسلام کیطرف لوگوں کو متوجہ کر رہے ہیں اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کسی انسانی کوشش کا نتیجہ نہیں مگر جہاں اللہ تعالیٰ نے اسقدر سامان پیدا کر دیئے ہیں وہاں ہم پر ایک عظیم الشان فرض عاید ہوتا ہے اور وہ یہ کہ اس موقع کو غنیمت سمجھیں اسکو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور اپنی پوری ہمت طاقت کے ساتھ اپنا سارا زور سعادت میں صرف کریں کہ اسلام کا صحیح نقشہ مغربی دنیا کے زن و مرد کے کانوں تک پہنچا دیا جائے۔ وقت پکار پکار کر رہا ہے کہ تم خواب غفلت سے اٹھیں اور ہاتھ پاؤں ہلائیں تو پھر تائید آسمانی کے ساتھ انشاء اللہ وہ نتائج پیدا ہونگے جو ہمارے وہم و

اسلامی لٹریچر کی ضرورت قیاس میں بھی نہیں۔ لہٰذا اسوقت اشاعت لٹریچر اسلامی کی ایک شدید ضرورت ہے۔ ہمنے اپنی بساط کے مطابق اس خدمت کو انجام دینے پر کمر باندھ لی ہے خدا کے فضل سے ہمارے پاس قابل مسلمان موجود ہیں جو ضروری اسلامی مضامین پر مستقل کتابیں اور رسالے لکھ رہے ہیں۔ مگر انکی اشاعت ضروری ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں مفت ہو۔ جو صرف زر کثیر کو چاہتا ہے اس واسطے ہمنے اپنے معاونین کو مدعو کیا ہے کہ اس موقع پر قدم ہمت آگے بڑھائیں قلیس ضرورت کا وقت ہے اور اس فرض مذہبی سے تغافل نہ کریں ضرور اپنی بساط کے مطابق اس کار خیر میں حصہ لیں اور مفت اشاعت لٹریچر فنڈ میں جو ہم نے اس غرض کیلئے کھول رکھا ہے اپنی حیثیت کے مطابق چندہ دیکر ہمارا ہاتھ بٹائیں اور فرض مذہبی سے سبکدوش ہوں +

اشاعت اسلام کو فوقیت دو اسوقت مسلم دنیا پولیٹکل سرگرمیوں میں مصروف ہے وہ بھی اسلامی زندگی کا ایک ضروری حصہ ہے قرآن کی جامعیت سیاسیات پر بھی محیط ہے۔ یہ ایک تقسیم عمل ہے جس نے مذہبی خدمات میرے سپرد کر دی ہیں لیکن میں یہ صداقت کے ساتھ کہ سکتا ہوں کہ قرآن کی تعلیم کے ماتحت تبلیغ اسلام کے کام کو نہ صرف بھولنا ہی نہیں چاہیئے۔ بلکہ ہماری کل سرگرمیوں پر اسکو فوقیت دینی چاہیئے۔ اب میں اپنے ہمراہ چند مبلغین اسلام بھی لایا ہوں وہ گریجویٹ ہیں۔ اور وہ ہندوستان کے مختلف حصص سے آئے ہیں کم از کم میرے سوائے اس وقت تین اور قابل اصحاب تبلیغ و اشاعت کا کام کر رہے ہیں

مبلغین اسلام کی ضروریات گو ان کے مایحتاج کا انتظام محض فضل ربی سے ہو چکا ہے۔ لیکن مایحتاج کے علاوہ کچھ اور بھی ضروریات ہوتی ہیں مشین کے چلانے کے علاوہ اور بھی اخراجات ہوتے ہیں۔ اسکے انتظام کیلئے امداد کی از حد ضرورت ہے حقیقہ

حسابات کی ماہواری رپورٹ کی زر امداد آتا ہے اس کے متعلق اس سال میں نے یہ انتظام کیا ہے کہ وہ ماہ بماہ سالہ اشاعت اسلام لاہور میں مع اخراجات چھپ جایا کرے اس سے پہلے سالانہ حساب چھپتے تھے۔ اب ماہواری چھپینگے۔ اور حساب کی کاپی ہمارے معاونین کو بھی پہنچتی رہیگی۔ یہ ایک وقت ہے اگر مسلمان بھائی ہماری مدد کریں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ وما علینا الا البلاغ۔ والسلام

خادم - خواجہ کمال الدین امام مسجد ووکنگ (انگلستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

صلائے نصرت بہ اہل ہمت

زرنگِ زرد ـ گشتم زعفرانے
تماشہ کن بہارم ـ شد خزانے

دلم پُر خُوں ـ از بدحالیِٔ قوم
زبے یاریش ـ بر لب جاں روانے

براتِ عاشقاں بر شاخ آہو
چہ پُرسی از بے نشاناں را نشانے

غُبارے نیست بر گورِ غریباں
مگر باقیست آہم را فشانے

بہ نخل شمع ـ دیدی! اثمار شعلہ
براں بریاں دلم را آشیانے

کشود کار ما از حرف تلخش
کہ لب شد بند از شیریں بیانے

مرا در ذیل مستاں کنج عزلت
شوم فارغ ز فکر این و آنے

نشاں از گوشہ گمنامی امدہ
کہ یابم رستگاری از جہانے

زجام بیخودی یک جُرعہ امدہ
ازیں بیداری ما بیہُشی بہ

الا! اے مسلم خود دار برخیز
ترا زیں حرفہائے یاس پرہیز

مگر تلقیں نہ شد صبر و صلوٰتے[۵۱] ... بایں ساماں مسلّح باش و بستیز
کلید فتح و نصرت استقامت ... اگر کوہِ محن پیش است - مگریز
بداں سود است در جیبِ صعوبت ... مئے زحمت کنوں در جام خود ریز
گراں قیمت شوی بار دگر ہم ... بہ غربالِ مشقّت جنس خود بیز
ز نانِ رفتہ پے شیرینیٔ کام ... تو مردی! انوش را با درد آمیز
بعونت ذاتِ حق بر چرخ اوّل ... مگر باید دعا ہائے سحر خیز
مخور غم! منزلت نزد است لیکن ... بمیدان عمل باید قدم تیز

تو میگوئی کہ آمد ابتلائے
نبی گوید کہ - آمد اصطفائے[۵۲]

مبارکباد - ایامِ مصیبت![۵۳] ... کہ قرآں ہمچنیں داده بشارت
بحمد اللہ کہ آمد تازیانہ ... پئے بیداریت - از خواب غفلت
شکر خائی - ترا آورد امراض ... بنوش از تلخ دارو جام صحّت
کجیٔ چوب را آتش علاجے ... مداوائے فسادِ خوں جراحت
بجز آہن[۵۴] علاج غیر بے سود ... پُر از چین و شکن چوں شد لباست

۵۱ و استعینوا بالصبر والصلوٰۃ +
۵۲ یوم ابتلا یوم الاصطفا - منہ
۵۳ و بشر الذین اذا اصابتھم مصیبۃ ... الخ منہ
۵۴ آہن مراد از آتو یعنی ہندی استری نامند کہ خیاطاں با آتش گرم کرده استعمال کنند - از مرتب

مگر یومِ نشورِ مُردگان است
که نامش مے نہی حشر و قیامت

غنیمت داں که بر تو محشرے شد
تُرا بُود از بُجھوی شکلِ میّت

بروں آ از گورِ بیکاری و غفلت
که بکشاید بر تو بابِ ہمّت

بکن حرکت که ایں روزِ سعید است
ندانی بعدِ رمضاں روزِ عید است

بعالم پستی ات قومی نشاں شد
مگر دانی؟ که ایں ذلّت چساں شد

تو اطوارِ خودت کردی فراموش
ترا در بر لباسِ دیگراں شد

گرو وقفِ عشوهٔ شوخانِ مغرب
نثارِ خالِ ہندو - گاہ جاں شد

فرنگی لعبتاں - گر تیر در دست
نہ مالی رام و لچھمن از کماں[۵۱] شد

ترا شاہد پرستی - پیشه آمد
پئے جانِ عزیزت ایں و آں شد

تو کافر نیستی - جان برادر
چرا سجدت بہ پیرِ بُتاں شد

نمیدانی؟ ترا قرآں چه گوید
مگر مُصحف ز چشمِ تو نہاں شد

تو انسانی[۵۲]؟ بدستِ خود رسن گیر
بدستِ غیر حیواں را عناں شد

خداداده[۵۳] ترا چشم و دل و گوش
چه کفرے - ہادئی ہر دواں جاں شد[۵۴]

---

۵۱ رام و لچھمن نام ہادیان ملت ہنود ان بت به تصویر در دست شاں کمان باشد اینجا مُراد مسنّنت از قومی لیڈران ہنود است +

۵۲ افمن یمشی مکبًا علی وجهه اهدیٰ امن یمشی سویا علی صراط مستقیم +

۵۳ قل هو الذی انشاکم وجعل لکم السمع والابصار والافئدة قلیلا ما تشکرون -

۵۴ نام ہندوان عموماً بلفظ داس ختم میشود و اگر دان عموماً ختم جان [illegible] +

بخود کن تکیہ زن یک گام ہمت
شود افضال ربی ہمقرانت

بہ پلتیک[۱] کسانے گشتہ شاد — مگر پلتیک قرآں رفت از یاد
ہمہ پلتیک درج مصحف پاک — مگر چیزے دگر ہا از تو ایجاد
بکار اشتراک و نیک با غیر — بکن شرکت کہ قرآں کرد ارشاد
مگر شرکت تساوی شرط آرد — چہ شرکت دست تو باشد نہ آزاد
چہ شرکت؟ پیشہ ات چوں اتباع شد — تو شاگردی ترا شد دیگر استاد
ہمے بینم چو وقت کار آید — گناہت لازم و نیکیت برباد
چہ شد گر شیخ روئے از حرم تافت — مگر بت خانۂ ما باد آباد
سیاسیات خود را کن تماشہ — تو در بندی و یار ماست آزاد
مصائب ہا اگر وارفتہ کردت — ز ما ہم یک سخن ماند ترا یاد

تسلیم کن بر گفتۂ یار
مگر ہستی قومی را نگاہدار

خلافت لازم و ملزوم اسلام — خلافت یافتیم از حق بانعام[۲]
خلافت حامئے قرآن و ملت — خلافت بیت ربی را ز خدام

---

۱ پلتیک معرب پالٹیکس - درایں اشعار حضرت مصنف سیاست مسلمانان ہند را بہ اتفاق ہندو مسلمانان اشارہ کند - از مرتب

۲ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم

بر و در یثرب و مکہ نگاہ کن | چہا عدم خلافت داد آلام
پئے حرمت نہ آنجا رخصت صید | مگر شد مقتل ما بیت احرام
منال از انقلاب دہر کز حق[51] | پئے عبرت شدہ تبدیل ایام
چہ شد گر جغد را بینم بہ پرواز | کبوتر باز آید بر ہمیں بام
تو شو در کوشش صبح و مسائی | نشد حسن عمل را کہ بد انجام[52]
اگر صدق و صفا شد شامل حال | مسبب آورد سعیت با تمام
مگر دانی چہ گوید سورہ نور[53] | خلافت مومنے را ہست انعام
دلت گر داشتے ہم نور ایمان | چنیں کے آیدے صبح ترا شام

چو شد از مسلمے ایمان معدوم
خلافت ہم شدہ یک امر موہوم

ترا از ظلم این و آں حکایت | مرا از دست تو حرف شکایت
کہ ہر چہ کرد با من آشنا کرد | نہ یاجوجے نہ ماجوجے سطوت
بطوف کعبہ کے دجال را رہ[54] | اگر ایمان ترا بودے سلامت
ہمہ شد ہر چہ گفت آں مخبر حق | دریں آوان ما از شومیئے بخت
علاجش ہم ازو وارد بہ آنا | مگر رفتی سوئے دیگر بغفلت

۵۱ تلک الایام نداولہا بین الناس۔
۵۲ لا یضیع اجر العاملین۔
۵۳ آیت استخلاف مندرجہ حاشیہ ۲ صفحہ ۲۰۴ خلافت بمومن دادہ نہ بمسلم وعد اللہ الذین امنو منکم وعملو الصلحت الخ
۵۴ در حدیث آمدہ کہ آنحضرت صلعم دجال را ہم بطواف کعبہ مصروف دید۔

شدی شیدائے پلتیک کسانے — فراموشت مگر مسلم سیاست
صحابہ را نہ طاقت بود و شوکت — صحابہ خالی از اموال و دولت
زعلمِ ظاہری الشان تہی دست — مگر دل روشن از نورِ ہدایت
پئے بہبودئ شان یک کتابے — نزولے یافتہ از رب عزت
زتہذیب و تمدن جہل شان تام — مگر آموختند زان یک از حکمت
ہمہ بابِ فلاح بر تو کشاید — اگر دین نبی یابد اشاعت
پدید آمد نہ دیدی کے عدِ حق — شدند اسلاف ما اربابِ دولت
بدستِ شان ہمہ نعمائے دنیا — نہ از تیغے ز تبلیغ و اشاعت
برائے تو ہموں وعدہ بقرآن — مگر چشمان تو بند از حقیقت
خدا را یک نظر کن سوئے قرآن — کہ شد تبلیغ دین فرض حکومت
نہ آوردی بجا ایں غرض اول — چساں در دست تو ماند ریاست
یکے فرض و دگر انعامِ مومن[۵۲] — تفاوت بین بہ تبلیغ و خلافت[۵۳]

---

۵۲ و لتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون +

۵۳ خدا تعالیٰ تبلیغ اسلام بمومن فرض کردہ چنانچہ آیت حاشیہ ۵۲ صفحہ ہذا ایں اشارت نماید مگر خلافت وعدہ ایست از خداوند تعالیٰ مر مومنان را و آیت آن برایں شاہد است ازیں ثابت میشود کہ کوشش ما در اشاعت اسلام زیاد از سعی ما در خلافت باید خلافت مسلم بالیقین می رسد اگر تکمیل ایمان شود لیکن تبلیغ بما فرض شدہ و ازیں منہ نیست بلکہ در ادائیگی ایں فرض تکمیل ایمان شود و خلافت بطور نتیجہ آید + از مرتب

ترا تبلیغ دیں گر کار بودے | ندیدے قوم ایام فلاکت
شدے ہم نقشۂ عالم دگرگوں | بمغرب گر شدے شمعِ ہدایت
بہ اقلیم یورپ مردمانے | شدے حلقہ بگوشِ دین حضرت
مگر دانی کہ در اقوام مغرب | دگر واقع نشد آئین حکومت
بدست ملکیاں ملک و عنانش | خلافِ شاں ریاستِ بے حقیقت
خلاف تو اگر یک طائفہ بود | پئے امداد تو دیگر جماعت
بدیں مقصد خدا ایت ولتکن گفت[۱] | برائے عاقلے کافی اشارت
ترا نازے فقط بر تیغ و صمصام | شکستہ تیغ و خم گشتہ کمانت
بگو اکنوں علاج و چارہ چیست | کہ ماند قوم و دینِ ما سلامت
نمی دانم کہ از پلتیک ہندی | چہ باید عالم مسلم اعانت
نہ عمالاں مغرب بالیقیں دل | کنند امداد در امرِ خلافت

---

۱ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون ٭

ترا نفعے بہندوستان ممکن
مگر جائے دگر نقصان بہ ملت

بہ نہجے سعی و کوشش کن خدارا
کہ ہر جا قوم ما یابد فضیلت

بفکرم آید این امر است ممکن
بمغرب دین اگر یابد اشاعت

بہ اصفر اسود و ابیض و احمر
نبی[1] آمد از بہر رسالت

با صفر اسود آمد دین ز اسلاف
بہ ابیض خدمات فرض ہدایت

برائے احمران ہم کوششے کن
اگر در بخت تو باشد سعادت

ز اخبار شتران[2] ہم فکر باید
بہ یورپ دان ازین رمز و کنایت

تو اے جان برادر ہمتے کن
زرق یابی یقیناً خیر و برکت

ز جا برخیز او قت دیگر آمد
نسیم صبح جائے صرصر آمد

[1] آنحضرت صلعم فرمود کہ من برائے ہدایت اصفر (اقوام چین و جاپان و جاوا و ملایا وغیرہ) و اسود (افریقہ) و ابیض (اقوام فرنگستان) و احمر مبعوث شدم +

[2] آنحضرت صلعم فرمود کہ شتران سیاہ و سفید بکشف دیدم اول ہمہ شتران سیاہ بطرف من آمدند بعد ازاں چند شتران سفید لیکن بالآخر ہمہ شتران سفید ہم بطرف من آمدند این اشارت است باقوام افریقہ و فرنگستان وغیرہ +

چو دیدہ از ہر طرف احوال ما زار ‌‌ ‌— ‌ پئے تائید آمد رحمت یار

شود بار دگر غلبہ اسلام ‌— ‌ بحمد اللہ ارادہ کرد غفار

پئے توحید شورے در ممالک ‌— ‌ شد علیین از تثلیث بیزار

شود حلقہ بگوش دین احمد ‌— ‌ ہماں قومے کہ کردہ امتنش خوار

نہ از نیر و تفنگ و تیغ و صمصام ‌— ‌ ز تبلیغ و اشاعت بل شود کار

شود صمصام دنیا در نیامے[۵۱] ‌— ‌ کہ یضع الحرب آمد حکم سردار[۵۲]

بہ بازوئے براہین و دلائل ‌— ‌ سر دجال را بکشیم بردار

مشو از ممترین حق - برادر ‌— ‌ تو بینی - ہر چہ مے بینم بہ آثار

بچندیں روز آں حامئے اسلام ‌— ‌ بکردہ از پس پردہ عجب کار

برائے کشت دیں - آں نا نمائے ‌— ‌ زمین کفر را کردست طیار

بحمد اللہ کہ وقت نیک آمد
پئے تائید حق صورت بر آمد

عجب در کیمبرج - یک ماجرائے[۵۳] ‌— ‌ کلیسی ملتی رو شد نگونسار

---

۵۱ در کانفرنس واشنگٹن (امریکہ) ارادہ اہالیان امریکہ ایں شدہ است کہ جنگ از دنیا ختم شود - برائے ایں بہ تجویز اند کہ ہمہ دول تیغ را بہ نیام کنند -

۵۲ صاحب الصلوٰۃ والتحیات ہم گفتہ است کہ در آوان آخر جنگ از دنیا معدوم شود چنانچہ حدیث یضع الحرب بایں اشارت میکند -

۵۳ ماہ نمبر گذشتہ در بیت العلوم کیمبرج یکے مباحثہ عظیم واقع شدہ ہمہ از عظمائے کلیسیا انگلستان دو حصہ گرفتند شخصے دلاور کہ بکنیسہ اعظم کار لائل رتبہ ڈین دارد ابتدائے ایں بحث کرد مضمون بحث ایں بود کہ آیا عیسیٰ مسیح از انجیل ثابت است یا نہ ڈین شخصے باشد در کلیسا کہ رتبہ اش بعد از اسقف (بشپ) است و کار لائل یکے از مشہور مقامات انگلستان است

یکے مجلس پئے ابحاث ملی زقسیسان انگلیش گشت طیار
کہ عیسیٰ بود انساں یا خدائے برائے فیصلش ہمگی بہ پیکار
مبارک باد تو ڈین کار لائل چہ بروقت ضرورت کردہ کار
بہ جرأت گفت قسیسان مغرب شوید ازخوابہائے جہل بیدار
مسیح گاہے نگفتا ابن خدائم من ابن آدم ۔ او کرد اقرار
بعیسیٰ ۔ ہر چہ میخوانم بانجیل نمی بینم صفات رب داوار
مراد از معجزاتش دہ نشانے کہ صادر شدند از اسلاف احبار[٩١]
چرا گوئی زبے پدری ۔ خدائش باں صفت دیگراں را نیز بشمار[٩٢]
فقط تعبیر او از قرب حق بود مسیح ۔ گر ابنیت اگرد اظہار[٩٣]
ہمیشہ در صلوٰۃ و صوم آں مرد بزاری در دعاہا پیش غفار
نہ خالی از لوازمہائے بشری بعجز خویش دائم کرد اقرار
چرا بر تخت حق او را نشانند زبشریت نہ او را آگاہ انکار
چرا ایں قول لطیف از ڈین آید شدہ مبہوت و حیراں عقل کفار[٩٤]

---

[٩١] حضرت الیاس و حضرت الیشع نامند معجزات بزرگتر از معجزات مسیح کرد ۔ در انجیل مسیح معجزہ از مسیح از دست و مثلش از انبیائے بنی اسرائیل صادر شدہ ۔ بریں بائبل شاہد است

[٩٢] آدم نہ پدر داشت نہ مادر ۔ و شخصے دیگر کہ نامش ملک صدق است نہ او را پدر نہ مادر بود نہ او را ابتدا نہ انتہا ۔ پولس خود در مکتوب بہ رومیاں اشارت بہ او کردہ

[٩٣] در توریت حضرت یعقوب داؤد را ہم نسبت ابنیت بخداوند دادہ شد ۔

[٩٤] فبہت الذی کفر ایں مصرعہ در نظم آمد از تقریر ڈین موصوف ماخذ کردہ شد ۔

بگفتہ آخرش - مد مقابل[۱]
زدی بمبے[۲] بہ بیخ عیسویت
نہ بتسیمہ[۳] نہ سکرمنٹ[۴] ماند
صلیبے را بدست خود بہ شکنیم
چو این بشنید ڈین کارلائل
بگفتم آنچہ در انجیل دیدم

تو فہمیدی ! اچہ گوئی سخت گفتار
تباہ کردی کلیسہ را ازین کار
نہ با کفارہ اش باقی سروکار
اگر ز خدائیش - بکنیم - انکار
ز جا برخاست و گفت اے خوش اطوار
دروغ و کذب ما را کے سزاوار

صلیبے ماند از دستم کہ بشکست
مرا واجب شد اظہار حقیقت

دگر مرد ستودہ ڈین انجی
بہ جلسہ کیمبرج[۶] سہ سالی بگذشت
بگفت اے پیروان عیسویت
بابین مذہب کہ شد تلقین از چرچ
مسیح یک خادم تعلیم موسے

کنیسہ[۵] پال را او کار مختار
بہ یک تقریر سفتہ دُر شاہوار
شوید از اعتقاد خود خبردار
ندارد عیسیٰ مرتم سروکار
شمرد او خویش را فرد ے ز احبار

ف۱ شخصیکہ در جلسہ مذکور بطور مباحث مقابل بود و او اسقف بود ف۲ چون تقریر ڈین کارلائل ختم شد بجواب او این فقرہ گفت کہ از تقریر شما یک بمب
کہ تو بر بیخ عیسویت زدہ محال است کہ دین عقیدہ شما دین عیسویت قائم ماند این فقرہ لفظ بمب بیخ عیسویت ہمہ در تمام اخبار انگریزیہ چاپ کردند ف۳ اصطلاح ف۴ عشاء ربانی
ف۵ کنیسہ بزرگ کہ بقلب لندن واقع است و او را چرچ آف سینٹ پال می نامند این کنیسہ با دولوس کہ او را
در انگریزی پال می گویند تعمیر شد و این قسیس یعنی ڈین انجی افسر اعلےٰ در آن کنیسہ است ف از چرچ مراد کلیسیہ است ؛
ف۶ در سال سنہ ۱۹۱۸ء بماہ ستمبر یک جلسہ دگر در کیمبرج قائم کردند بحث مضمون در آن جلسہ این بود کہ این مذہب
کہ ما است داریم آیا او را ہیچ تعلق بہ مسیح است یا نہ - ڈین انجی گفت کہ این تعلیمات کلیسیہ ما بہ مسیح
تعلق ندارند - بلکہ تعلیمات از پولوس است ؛

بسختی بود پابند شریعت — پئے حسن عمل - تاکید و اصرار
نگاہ بر حلّت و حرمت مسیح را — بروزِ سبت سنتش نے بہ اتوار[۱]

بتائید شریعت صرف زورش — مگر از شرع حق چرچ است بیزار
ہمہ این چرچ[۲] از بدعات پولوس — پئے یونان و روما گشت طیّار
پوادر[۳] چند در کنٹربری[۴] گفت — کنیم از صحت انجیل انکار
اگر از اسقفان این قول باشد — تو دینِ ناصری را یوم بشمار
ز دست کس نباشد قتل دجال — بخواندم در حدیث فخر اخیار
مگر از دست خود - او را ہلاکت — چنیں تقدیر کردہ ربّ جبّار
بآبے چوں نمک تحلیل گردد — ہموں ساں حالتش از خود شود زار
بالفاظ محمدؐ - کن نگاہے — چہا تصدیق دادہ رب غفّار
کرا یارہ ! کلیسہ را بشکند — مگر از دست ارکانِ خودش خوار

مبارک عیسویّت از جہاں شد
بنام فتوحاتِ زماں شد

اگر جانت شود بر دیں نثارے — ترا در اصفیا باشد شمارے

---

[۱] مسیح خود را از احاریتی اسرائیل میدانست یہودیان ہمیشہ سبت بروز شنبہ میکند لفظ سبت ہم معنے ہموں دارد مسیح ائمہ سبت خود بروز شنبہ داشت لیکن در صدی سوم عیسوی چوں قسطنطین مذہب مسیح را بہ اغراض سیاسیات قبول کرد برائے خوشنودئے شمس پرستان رومی بجائے شنبہ اتوار را سبت گرفت چرا کہ اتوار (یکشنبہ) روز شمس پرستی بود +

[۲] چرچ یعنی کلیسیا [۳] پوادر جمع پادری [۴] درکنٹربری کہ مقام اسقف اعظم انگلستان است در ۱۹۱۱ء پادریان جمع شدند و بحث دراں شد - کہ آیا ہمہ بائبل قابل اعتماد است یا نہ بالآخرش فیصلہ شد کہ بعض حصص آں قابل اعتماد نیستند +

توہم باشی ز انصارِ محمد — زر و جاں پیش کُن در راہ یارے
فقیرانہ پئے دیں بر درت ام — ندارم زیں گدائی ہیچ عارے
مگر دارم نہ ذاتی احتیاجے — کہ ہستم بر درے اُمیدوارے
شُدم فارغ ز اربابِ زمانہ — بمن نظرِ عنایت کرد یارے
دلم شد پاک از دامانِ دُنیا — گرفتش بدامانِ نگارے
ز اموالِ قناعت بہرہ ام داد — ندارم احتیاجِ شہریارے
مگر خواہم صلیبی را صلیبے — سرِ دجال را بینم بہ دارے
خدا فرمود۔ لا اکراہ فی الدین — مرا در کارِ دیں از جنگ عارے
بدستم داد۔ حق تیغ براہیں — چہ حاجت از تفنگ و تیغ دارے
محمد ہست برہانِ محمد — دلیل صدق خود والا تبارے
شود مغرب بسجدات و تحیات — اگر بیند روئے آں نگارے
مگر تبلیغ دیں خواہد محتاج — چرا غفلت ترا زیں نیک کارے
اگر امروز در تائید باشی — شوی از عسکرِ او رستگارے
ہمہ باز آید از ترویجِ اسلام — کہ بر آید بداں۔ کارے ز کارے
باصحابِ نبی بنگر کہ ہر نوع — شدہ از برکتِ دیں کامگارے
توہم زن یکقدم بر نقشِ ایشاں — ترا یارت ہموں پروردگارے

لہ ۵ اشارت بہ امام ہمام حضرت مجدد الملت علیہ الرحمۃ کردہ کہ بر دست ایشان مصنف را بیعت بود۔ از مرتب

ببیں از کوشش تنہا و یکہ — چساں کردہ خدایم کامگارے
اگر دہ تن بیادادم بخیز زند — یقیں دارم شود کار ہزارے
مگر بینم کمالِ دینِ احمد — بلب جانِ حزیں در انتظارے
خزانے دیدہ ام در باغ احمدؐ — مرا بنما خدایا ہم بہارے
ازیں بہتر نہ بینم کامرانی — کہ جانم در رہش باشد نثارے

(قطعہ)

مرا یک درد - دردل بود گفتم
مگر دُرہا ز خونیں اشک سُفتم

از جہاز ڈلتا
مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۹ء

در سفر انگلستان برائے تبلیغ اسلام خواجہ **کمال الدین**

ولہ

اے قوم من بیا کہ زمیں آسماں کنیم — از نور وحی پاک منور جہاں کنیم
خیزید ایلاں کہ نہ ایں وقت خفتن است — چوں اہل عزم ہمت خود را جواں کنیم
غفلت بلا است کہ ایں وقت کار شد — تا کے بہ قیل و قال چنین و چناں کنیم
مردانہ وار در صفِ میداں قدم زنید — ایں جبن و کسل ہم سپرد زناں کنیم
تثلیث را بہ تیغ براہین فنا کنیم — از نور دین سینۂ شیطاں سناں کنیم
موسیٰ صفت بقوتِ ایماں عصا زنیم — از سنگ کفر چشمۂ صافی رواں کنیم
گوسالہ را کہ سامری نہند بنام داشت — ایں را کشیم و اصلِ حقیقت عیاں کنیم

از آبِ چشم و آہِ سحرگاہ چوں خلیل
ایں آتشِ فرنگ بشکلِ جناں کنیم

ولہ

اے قوم من ہشیار باش از مستی مستانہ خواب
تا بہ کے غفلت بہ بیں بام آمد آفتاب

کن نگاہ ابر افقِ مغرب رو نمود آثار صبح
حیف باشد گر نہ ایں ایام بشناسی شتاب

در ملا یک غلغلہ شد نصرت اسلام را
غلغلۂ توحید میخواہد خود احدیت مآب

آہ امی ترسم اگر ایں وقتہا از دست رفت
بالیقیں بینی بروز چند خسران و تباب

ربّ عزّت قوم دیگر را دہد عزّ و شرف
گر زما باور نداری - رو بخواں اُمّ الکتاب

سلہ وان تتولو یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم

اسلام یعنی ہمہ دنیٔ بنی نوع کا مذہب
مصنفہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے مترجم انگریزی ترجمۃ القرآن مع تفسیر
تفصیل مضامین اس کا مذہب - اسلام کی امتیازی خصوصیات اسلام
ایک تاریخی مذہب ہے اسلام کے بنیادی اصول اسلام میں خدا کا تصور توحید
الہام الٰہی حیات وکیفیت بعد الممات فرشتوں پر ایمان ایمان کا اصل اصول نماز - روزہ - حج
حقوق العباد اخوت اسلامی سخاوت فلاح قیمت پانچ آنے ۵/

لندن میں جلسہ میلاد النبی صلعم کہ اس کتاب میں اس جلسہ کی روئیداد ہے جو زیر سرپرستی سنٹرل اسلامک سوسائٹی
لندن ۱۹۱۷ء ارسیل ہوٹل میں مقدس تقریب یوم ولادت آنحضرت صلعم پر
منعقد ہوا دیگر مشاہیر قوم و پریزیڈینشل تقریر کے علاوہ ایک انگریز نومسلم کی زبردست تقریر آنحضرت صلعم کے خلق عظیم کے متعلق
نہایت ہی قابل مطالعہ ہے ہمارے ناظرین کرام اس کتاب کی متعدد کاپیاں خرید فرما کر غیر مسلم احباب میں تقسیم فرمائیں
قیمت مجلد ۳

منیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور

ملفوظات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام

(حال ووکنگ انگلستان)

مغرب میں بشمار خلیفہ وہ کام کررہی ہیں جسے پورا کرنے میں مذہب تہذیب بھی ناکام رہے یہاں دولتمند اولاد اور غریب والدین دیکھنے میں آتے ہیں مشرقی نگاہ کے لئے یہ نظارہ نہایت ہی افسوسناک ہے مغرب میں لوگ سوشلزم کے حامی ہیں اور دنیا کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ معمولی اخلاق سے بے بہرہ ہیں اور اپنے عزیز واقارب اور والدین سے بھی حسن سلوک نہیں کرسکتے۔ وہ جمہوریت کے دلدادہ ہیں لیکن جب وہ دنیا میں ترقی پاجاتے ہیں۔ تو اپنی پہلی غربت اور حسب ونسب پر نادم ہوتے ہیں جمہوریت میں مال ودولت اور خاندانی مراتب کی کوئی وقعت نہیں۔ اسلئے ایک شخص جو اپنی سعی سے ترقی پاگیا ہو اسے اپنی پہلی غربت پر ناز کرنا چاہئے حضرت عمرؓ کے نزدیک ایک انسان کیلئے یہی باعث فخر ہے کہ وہ انسان کا بیٹا ہے جمہوریت کا درخت اسی جگہ نشوونما پائیگا۔ جہاں ادنیٰ درجے کے لوگوں کی اعلےٰ مراتب حاصل کرنے میں حوصلہ افزائی کیجاتی ہے۔ اور ان کی اس خواہش کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

اگر ہماری پیدائش ہمارے لئے شرم کا موجب ہوجاتی ہے تو پھر ہم اپنے خیالات کو حقیقت کا جامہ کب پہنا سکتے ہیں۔ ایک ایسی قوم کی تہذیب جو والدین کے حقوق کی پروا نہ کرے۔ ہرگز قابل رشک نہیں ہوسکتی۔ خود غرضی میں ہم اور جانوروں سے بہتر نہیں اگر اپنی محنت کا تمام حصہ اپنی ذات پر ہی صرف کرلیں۔ زندگی کو شروع کرنے کیلئے اگر سب سے بڑی دولت صحیح اعضا اور اعلےٰ تربیت ہے تو مال ودولت حاصل کرنے میں ہم کہاں تک انکے محتاج ہیں لیکن ان خیالات کی مادہ پرست طبیعتوں میں جگہ نہیں مغرب میں بدقسمتی سے ہر نیک معاملہ میں کچھ نہیں کیا ہمیں ان سے کسی اعلیٰ اخلاق کی توقع بھی نہیں رکھنی چاہئے کیونکہ ان کا مذہب چند ایک عقاید پر ایمان لانے سے تمام افعال کی ذمہ داری کے احساس کو دور

کر دیتا ہے یقیناً پانچواں احکام کہتا ہے کہ تو اپنے ماں باپ کو عزت دے تاکہ تیری عمر اس زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو جائے (خروج باب ۲۰ آیت ۱۲) اس حکم پر عمل کرنے کے لئے جو وجوہات بتائی گئی ہیں۔ وہ موجودہ لوگوں کے لئے باعث باعث تسلی نہیں۔ انجیل میں دیگر مقامات پر بھی اسی حکم کو دہرایا ہے۔ اس پر بھی والدین سے حسن سلوک میں کوئی ترقی نہیں۔ اس موقعہ پر سینما کی فلمیں میدان میں آئی ہیں۔ اور تصویروں کے ذریعہ نہایت خوش اسلوبی سے اولاد کی بدسلوکی کو دکھاتی ہیں جو پہلے نہایت غربت کی حالت میں تھے۔ اور اب مالدار ہو گئے ہیں۔ اگر اتفاقاً غریب والدین اپنے لڑکے کے پاس اس کے دوستوں کی موجودگی میں آنکلیں تو انہیں باغبان یا دایہ کی حیثیت میں پیش کیا جاتا ہے۔ ایسے دردناک واقعات جو مغرب میں روزانہ ہوتے رہتے ہیں مشرق میں اور خاص کر اسلامی ممالک میں بہت ہی شاذونادر پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ مسلمان قرآن کریم کو اپنا ہادی راہ مانتے ہیں جسمیں خداوند تعالیٰ کے فرائض کے بعد والدین سے نیک سلوک کو بہت اہمیت دی ہے اور نہایت عمدگی کے ساتھ اس سچائی کو ظاہر کیا ہے سینما کی فلمیں جو ایک ایسے مذہب کی اعانت کو آئی ہیں جو ناکامیاب ہو چکا ہے ہرگز وہ اثر نہیں رکھتیں جو تعلیم قرآنی سے پیدا ہوتا ہے

وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً۔ اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیٰنی صغیرا۔ ربکم اعلم بما فی نفوسکم ان تکونوا صلحین فانہ کان للاوابین غفورا۔ (بنی اسرائیل ع ۳ آیت ۲۳-۲۴) (**ترجمہ**) تمہارے پروردگار نے حکم قطعی دے دیا ہے۔ کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ اگر والدین میں ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو ان کے آگے ہوں بھی نہ کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے کچھ کہنا ہو تو ادب سے کہنا اور محبت سے خاکساری کا پہلو ان کے آگے جھکائے رکھنا اور ان کے حق میں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار جس طرح انہوں نے

مجھے چھوٹے سے کو پالا ہے۔ اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تو بھی ان پر اپنا رحم کیجیو ۔

سینما کی فلمیں جو مصنف کی عملی قابلیت کا کیا اظہار کرتی ہیں ہرگز ایک اوسط درجے کے انسان میں والدین سے حسن سلوک کا وہ احساس پیدا نہیں کر سکتیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا تعلیم قرآنی سے ہو سکتا ہے بشرطیکہ اسے عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھا جائے ۔

ایک مسلم کی وفات پر والدین بھی اسکی دولت میں حصہ دار ہوتے ہیں بالوالدین احساناً وبذی القربیٰ قرآن میں کئی مرتبہ آیا ہے یہاں تک کہ والدین کو اولاد کے مال میں پہلا حقدار ٹھیرایا ہے ۔

یسئلونک ماذا ینفقون ہ قل ما انفقتم من خیرٍ فللوالدین والاقربین والیتٰمی والمسٰکین وابن السبیل وما تفعلوا من خیرٍ فان اللہ بہٖ علیم (البقرہ رکوع ۲۶ آیت ۲۱۵) **ترجمہ** لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں تو ان کو سمجھا دو کہ جو مال بھی خرچ کرو وہ تمہارے ماں باپ کا حق ہے اور قریب کے رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا اور تم کوئی سی بھلائی بھی لوگوں کے ساتھ کرو گے تو اللہ اسکو جانتا ہے۔ ہم یہاں انجیل اور دیگر الہامی کتابوں کے مقابل قرآن کریم کی اہمیت پر کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ اس موضوع پر باقی تمام الہامی کتب نے بہت ہی کم روشنی ڈالی ہے۔ انجیل میں کئی مرتبہ دہرایا گیا ہے کہ اپنے والدین کی عزت کرو لیکن اس تاکید کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ نبی کریم صلعم یتیمی کی حالت میں رہ گئے تھے اسلئے آپ تعلیم قرآنی کا پوری طرح اظہار نہ کر سکے۔ لیکن آپ اپنی دایہ حلیمہ سے والدہ کی طرح سلوک کرتے تھے۔ جب آپ عرب کے فاتح اور بادشاہ تھے۔ تو حلیمہ اپنے قبیلے کے اور قیدیوں کے ہمراہ جبکہ وہ نبی کریم صلعم کے سامنے لائی گئیں عرصہ دراز کے بعد آپ نے حلیمہ کو دیکھا اور اپنی بوڑھی دایہ کو فوراً پہچان خوشی سے آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور ایک فرمانبردار لڑکے کی طرح اپنی بوڑھی دایہ کے پاس گئے۔ اور اپنا چغہ اُتار کر فرش پر بچھا دیا اور

انہیں بیٹھنے کیلئے کہا - اپنی دایہ کی عزت میں نبی کریم صلعم نے تمام قیدیوں کو رہا کردیا جوان کے ساتھ تھے - قرآن کے احکام کی اس سے بڑھ کر عملی فرمانبرداری کرنا محال ہے - نصیحت کی نسبت عمل سے زیادہ اثر پڑتا ہے - تاریخ عالم میں کسی نبی کا عملی پہلو ایسا زبردست نہیں رہا جتنا کہ نبی کریم صلعم کا ہے - حضرت مسیح نے یقیناً اپنے پیروؤں میں پانچویں حکم کی یاد کو تازہ کیا - لیکن ہمیں تامل سے کہنا پڑتا ہے - کہ حضرت مریم سے جو سلوک ہوا وہ اس حکم کے بالکل برعکس تھا +

بیاضِ صوفی

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام

ہم اکثر ان لوگوں کو خواب میں دیکھتے ہیں جو فوت ہو چکے ہیں - یا ابھی اس دنیا موجود ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ ان لوگوں کی ارواح ہمیں دکھائی دیں - میرا مطلب رویا سے ہے نہ کہ ان خوابوں سے جو نیند میں معدہ یا اعصاب کی خرابیاں اپنے ہی خیالات جذبات یا احساس کی ایک شکل ہمارے سامنے پیش کر دیتی ہیں - اسی طرح بعض اوقات خوابیں بیماریوں کا پیش خیمہ ہو جاتی ہیں - جس کا مشرقی اطبا کو خوب علم ہے عجیب وغریب نظارے آگ کا جلنا اور سیاہی کا چھا جانا جو خواب میں دکھائی دیتے ہیں - یہ ضروری نہیں کہ وہ جشن کے رہنے والوں کی یا دوزخ میں ارواح کی حالت کو ظاہر کریں بلکہ ان سے تو بدن میں اخلاط فاسدہ کا پتہ لگتا ہے بعض دفعہ خواب میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم پانی میں تیر رہے ہیں لیکن ایسے نظارے نزلہ وزکام کا اظہار کرتے ہیں - اور سخت بخار آگ کی شکل اختیار کر لیتا ہے - یہ مضمون بھی مغربی لوگوں کیلئے دلچسپی رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی اب نفسیات کے مشاہدات میں توجہ کر رہے ہیں - اس سوال کو میں کسی اور موقع کیلئے چھوڑ دیتا ہوں - اور اصل مضمون کی طرف آتا ہوں - یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ خواب میں جو شکلیں ہم دیکھتے ہیں ضروری نہیں کہ وہ

ان اشخاص کی ارواح ہی ہوں میں چند ایک واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں +
سنہ ۱۳ ۱۹ء میں میں پیرس گیا۔ مجھے علے الصباح اُٹھنے کی عادت ہے جون کی
رات تھی میں حسب معمول دو اور تین بجے کے درمیان نماز کے لئے اُٹھا۔ گردن
سے چھ انچ نیچے کی طرف مجھے پیٹھ میں درد محسوس ہوئی۔ اُٹھتے یا کام کاج کرنے
میں مجھے کوئی تکلیف محسوس نہ ہوتی تھی لیکن بدن کو ایک خاص طرق سے جنبش دینے سے
پیٹھ میں درد ہونے لگتی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا بدن میں کوئی چیز گڑ گئی ہے
میں نے لندن اور پیرس کے ڈاکٹروں سے مشورہ کیا اور مہینوں تک ان کے زیر علاج
رہا۔ بھاپ سے غسل بھی دیا گیا لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا۔ اب صرف دعا کا ایک طرق باقی رہ گیا۔
کئی ہفتوں تک میں نے خداوند تعالےٰ کے حضور میں دُعا کی اسی سال ماہ نومبر میں
ایک رات مجھے ہز ہائنس سر . . . . خواب میں دکھائی دیئے۔ اور مشورہ دیا کہ میں فوراً
ہندوستان مسور کی مانند ایک خاص پودے کے لئے لکھوں جو پہاڑی اضلاع میں ہوتا ہے
اور جسکا عام لوگوں کو علم نہیں۔ اس مسور کو خاص طرق پر بنانے سے مجھے آرام ہو جائیگا
انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ میرا ایک بھانجا یہاں آنیوالا ہے۔ میرا خط اُسے عین وقت
پر ملا۔ کیونکہ ایک ہفتہ کے بعد ہی وہ انگلستان روانہ ہونے والا تھا۔ وہ میرے لئے
مسور کے دانے لیتا آیا اور ہدایت کے مطابق استعمال کرنے سے چھ ماہ کے بعد میری درد
جاتی رہی۔ اسی قسم کی اور بہت سی مثالیں بیان کیجا سکتی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ زندہ
انسانوں کی شکلیں جو خواب میں نظر آتی ہیں وہ ضروری نہیں کہ ان کی ارواح ہی ہوں +
البتہ میں یہی بات ان لوگوں کی نسبت اس وثوق سے نہیں کہہ سکتا جو فوت ہو چکے
ہیں۔ اگر ان لوگوں کو خواب میں دیکھنا جو ابھی زندہ ہیں ان کی روحوں یا ان کے خیالات
سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تو ہم ان لوگوں کے متعلق بھی یہی نتیجہ نکال سکتے ہیں جو
فوت ہو چکے ہیں۔ مندرجہ بالا خوابوں کو صحیح تسلیم کرنے میں کوئی امر مانع نہیں۔ اِن
مشاہدات کی یہ ہرگز تسلی بخش تشریح نہ ہوگی۔ اگر ہم اِن خوابوں کو ایک گذشتہ علم پر
مبنی سمجھیں جو دماغ سے محو ہو جاتا ہے۔ ایک دوائی کے خواص سے ڈاکٹر آگاہ نہیں۔ اور زندہ

ان کے مجموعۂ ادویات میں درج ہے - تو میں حیران ہوں کہ وہ بہت عرصہ پہلے میرے علم میں کس طرح آسکتی ہے بیس سال کا عرصہ ہوا مجھے خواب میں ایک ایسی چیز کا نام بتایا گیا جو میرے لئے سود مند تھی لیکن اس کا نام ایک ایسی زبان میں بتایا گیا جس سے میں نے بہرہ تھا - ایک مہینے کے بعد خواب میں ہی میں ایک آدمی کے پاس گیا جس نے مجھے اس چیز کے متعلق بتا دیا - اسی شخص سے جب میں نے اس کی نسبت پوچھا - تو اس نے لاعلمی کا اظہار کیا - دو سال کے بعد پھر اسی چیز کا نام مجھے سنسکرت میں بتایا گیا - یہ زبان آجکل نہیں بولی جاتی - اور نہ ہی میں نے اسے پڑھا تھا لیکن اس دفعہ پتہ لگانا آسان تھا - دو ہفتہ کے بعد مجھے وہ چیز مل گئی - اس کا رنگ اور شکل بعینہٖ وہی تھی جو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی +

ان مشاہدات کے متعلق مغرب کی تصویریوں کو میں شک کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ذاتی تجربہ ہی اس معمہ کو حل کر سکتا ہے - میرا خیال یہی ہے کہ خوابیں اور دیگر مشاہدات تخیل سے پیدا ہوتے ہیں - اور انکی تشریح مادی وجوہات سے ہو سکتی ہے لیکن خوابوں کی اور قسم ہے جو اس زمرے میں شامل نہیں - اور نہ ہی خیالات کے اثر سے انہیں کچھ تعلق ہے - یہ ہمارا ایمان ہے اور مسلم صوفیوں کی متعدد نسلوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے - کہ ایک شخص اگر خدا سے دعا مانگتا ہے - اور اگر اس سے مکالمات ہوتے ہیں تو اس قسم کے رویا خداوند تعالیٰ کی منشاء کا اظہار کرتے ہیں +

روحانیت میں ترقی یافتہ لوگوں کو جو ارواح کے نظارے دکھائی دیتے ہیں وہ بھی خدائی مخلوق ہی ہیں - اس شکل یا رُوح کو اس انسان سے تعلق نہیں ہوتا جیسے وہ ظاہر کرتی ہے - پہلی اور تیسری مثال جو میں نے اوپر بیان کی ہے اس میں جس شخص کو میں نے خواب میں دیکھا اس کے نام کا ایک حصہ اسماء الٰہی میں سے تھا جس کا مدعا یہی ہو سکتا ہے - کہ یہ پیغام خدا کی طرف سے ہے بہر حال ہمیں مغرب کی اس بیداری سے خوش ہونا چاہیئے - آخر وہ لوگ بھی صحیح علم حاصل کر لینگے - تاریخ میں اس قسم کی تحریکات بغیر نتائج کے نہیں ہوا کرتیں +

پاک روایات

(اپنے دشمنوں سے محبت کرو)

جب سے نبی کریم صلعم نے خداوند تعالیٰ کا پیغام سنانا شروع کیا آپ کو اسی وقت سے عوام کی ناراضگی اور مضحکہ کا نشانہ بننا پڑا۔ شہر مکہ کے باشندے آپ کو تنگ کرنے اور ایذا دینے میں ایکدوسرے پر سبقت لیجانے لگے۔ کینہ کی زیادتی نے لوگوں کو تکالیف دینے اور ہنسی اُڑانیکے نئے طریق سکھا دیئے۔ جب کبھی آپ گھر سے باہر تشریف لیجاتے آپ سے نہایت ہی بُرا سلوک کیا جاتا۔ اور تشدد سے بھی دریغ نہ ہوتا۔ ایکدن جب آپ خانہ کعبہ میں خداوند تعالیٰ کے سامنے سربسجود تھے۔ تو کسی نے آپکے سر پر غلاظت سے بھرا ہوا ایک اونٹنی کا بوجھل رحم پھینکدیا۔ علے الصباح اندھیرے میں جب آپ نماز کیلئے خانہ کعبہ میں تشریف لیجاتے تو آپ کا راستہ کانٹوں سے بچھا ہوا ہوتا۔ ایکدفعہ آپ پر حملہ ہوا ایک شخص نے آپکے گلے میں کپڑا ڈال کر بل دینے شروع کئے۔ اور عنقریب تھا کہ آپ کا دم گھٹ جاتا ہے حضرت ابوبکرؓ نے اس موقعہ پر مداخلت کی اور کہا کیا تم ایک شخص کو اسلئے ہلاک کرنا چاہتے ہو کہ وہ ایک اللہ کو مانتا ہے۔ ایکدن آپ گھر میں تشریف لائے آپ کا سر مٹی سے بھرا ہوا تھا حضرت فاطمہ آپ کا سر دھوتی جاتی تھیں۔ اور آنسو جاری تھے۔ نبی کریم صلعم نے ان کو تسلی دی اور کہا تم مت رو خداوند تعالیٰ ضرور میری مدد کریگا۔ اپنے وطن میں بدسلوکی اور تنفر کے باعث نبی کریم صلعم ایک قریب کے شہر طائف میں تشریف لے گئے آپنے سمجھا کہ شاید یہاں کے لوگ میری بات سنینگے۔ یہاں صرف زید آپکے ہمراہ تھے آپنے پیغام سُنایا لیکن اس جگہ بھی لوگوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ آخر دس روز بے سود توقف کے بعد آپ کو وہاں سے چلے جانے پر مجبور کیا گیا۔ آپنے شہر چھوڑدیا لیکن شہر کے باہر تک تین میل کے فاصلے تک بدمعاش اور غنڈے آپ پر پتھر چلانے اور ہنسی کرنے کے لئے

کھڑے تھے - قدم قدم کے فاصلہ پر آپ کے اوپر پتھروں کی بوچھاڑ پڑتی تھی - زخموں کے سبب آپ کی جوتیاں خون سے آلودہ ہو گئیں - آپ تھوڑی دیر آرام لینے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں لیکن ایک بدبخت آپ کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھا دیتا ہے کہ یہ تمہارے ٹھیرنے کی جگہ نہیں - آپ اٹھ کر چلنے لگتے ہیں - اور پھر پتھر برسائے جاتے ہیں لیکن چلنے سے معذور ہو کر پھر بیٹھ جاتے آپ کو فوراً ہی اٹھا دیا جاتا ہے - تین میل تک آپ اسطرح زخموں کی حالت میں چلتے ہیں - اس کے بعد اپنے آپ کو تنہا پا کر سڑک کے قریب ایک باغ میں آرام لینے کے لئے ٹھیر جاتے ہیں - اس بیکسی کی حالت میں آپ خداوند کریم کیطرف رجوع کرتے ہیں لیکن اس وقت آپ کے دل میں کونسے جذبات جوش مار رہے ہیں مکہ کی بدسلوکی کے بعد آپ طائف میں بہتر سلوک کی اُمید پر آتے ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ بدسلوکی ہوتی ہے - آپ کی ٹانگوں پر ورم ہے زخموں سے خون بہہ رہا ہے - کیا اس حالت میں یہ اِنسانی خاصہ نہیں کہ اپنے ایذا رسانوں کے خلاف غصہ یا ناراضگی کا اظہار کرے کیا ایک دوسرے نبی حضرت مسیح نے اپنے مخالفوں کو موذی اور اژدہے اور ایسے ہی اور ناموں سے یاد نہیں کیا - ایک انجیر کا درخت بھی ان کے بیجا غُصہ سے نہیں بچ سکا کیونکہ موسم سرما میں اس پر پھل نہیں تھا - لیکن نبی کریم صلعم کی طبیعت اس سے بہت بلند واقع ہوئی تھی - آپ کا دل سراسر انسانی ہمدردی سے پُر تھا - ایسی شدید تکلیف کے وقت بھی اپنے ایذارسانوں کے خلاف آپ کی زبان سے کوئی شکایت کا کلمہ نہیں نکلا بلکہ آپکے دل میں ان کے لئے ویسی ہی محبت موجود تھی - آپ یہ تمام تکالیف انکی طرف منسُوب نہیں کرتے بلکہ ان تمام کو اپنی ناقابلیت کی وجہ سے ہی خیال کرتے ہیں - آپ نہایت درد انگیز الفاظ میں خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ اے میرے مالک میں اپنی کمزوری ناقابلیت اور تحقیر کی تجھی سے شکایت کرتا ہوں - تو بڑا رحیم ہے اور کمزوروں کا مالک ہے تو میرا پالا کس سے ڈالنا چاہتا ہے ایک ایسے دشمن سے جو میری مخالفت پر تُلا ہے اور مجھے بُری نگاہوں سے دیکھتا ہے یا ایک ہمدرد دوست سے اگر میں تیری حفاظت میں ہوں تو مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں +

میں تیری روشنی میں پناہ چاہتا ہوں جو آسمانوں کو منور کر دیتی ہے اور دنیا اور آخرت کے تمام امور کو سلجھا دیتی ہے کبھی ایسا نہ ہو کہ میں تیرے غضب کا مورد ہوں۔ تیری خوشنودی کیلئے میں التجا کرتا ہوں۔ کیونکہ اے خدا تیرے سوا کوئی طاقت اور سہارا نہیں۔

سالہا سال گذر جاتے ہیں احد کا میدان اسی قسم کا ایک اور نظارہ پیش کرتا ہے اہل مکہ پیٹھ دکھا چکے ہیں۔ اور بُری طرح پسپا ہو رہے ہیں مسلمان ان کا تعاقب کر رہے ہیں یقینی فتح سامنے نظر آ رہی ہے لیکن مسلمان تیراندازوں نے غلطی سے ایک ایسے مقام کو چھوڑ دیا کہ جس سے لڑائی کی کایا پلٹ گئی۔ اس مقام کو چھوڑنے سے ایک ایسی کمزوری پیدا ہو گئی کہ بھاگتے ہوئے دشمن کی فوج نے عقب سے حملہ کر دیا غنیم کی فوج جو بھاگ رہی تھی پھر حملہ آور ہوئی۔ اور مسلمانوں کو گھیر کر نہایت اضطراب کی حالت میں ڈال دیا نبی کریم صلعم پر تلواروں برچھوں اور تیروں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ تمام صحابی آپ کی حفاظت کیلئے جمع ہو گئے۔ انہیں ذاتی خطرے کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ وہ ایک ایک کر کے زمین پر گرتے گئے۔ جو جگہ خالی ہو جاتی اُسے فوراً دوسرا پُر کر دیتا۔ نبی کریم صلعم کے گرد ایک انسانی دیوار کھڑی ہو گئی۔ ایک صحابی ابو دجانہ اپنی پیٹھ سے دشمن کے تیروں کو روک رہے تھے۔ دوسرے صحابی طلحہ نے ایک شمشیر کا وار جو نبی کریم صلعم پر کیا گیا اپنے بازو سے بچایا جو کٹ گیا۔ آخر ایک دشمن نے اس انسانی دیوار کو کاٹ کر نبی کریم صلعم کے چہرہ پر ایک ایسی ضرب لگائی کہ آپ گر پڑے۔ آپ زمین پر پڑے ہیں۔ زخم سے خون بہہ رہا ہے۔ اور اوپر تیروں کی بوچھاڑ اور تلواریں چل رہی ہیں۔ لیکن آپ کی زبان مبارک سے اس وقت کیا کلمات نکل رہے ہیں۔ اے خدا تو ان لوگوں کو معاف کر دے۔ کیونکہ یقیناً وہ علم نہیں رکھتے +

رازِ حیات انجیلِ عمل

عملی زندگی کا فوٹو۔ انسان میں قوت عمل پیدا کرنیوالی کتاب۔ ایاہج انسان میں محنت و مشقت کی روح پیدا کر کے اسے فارغ البال و آسودہ حال بنا دینے والی کتاب۔ مسلم قوم کو نجات دینے والا نسخہ بالکل تیار ہے حجم ۲۲۸ صفحات

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب

قیمت فی جلد ایک روپیہ پانچ آنے ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱ے۵ر

مینیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور

ناظرین کرام کے ملاحظہ کیلئے فروری سنہ ۱۹۲۲ء کا حساب آمد و خرچ ہندوستان و ووکنگ انگلستان شائع کیا جاتا ہے،
خادم - سکرٹری مسلم مشن ووکنگ - عزیز منزل - لاہور

گوشوارہ آمد و خرچ بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۲ء متعلق مسلم مشن ووکنگ (انگلستان)

بابت دفتر ہندوستان و ووکنگ (انگلستان)

نقشہ آمد ہندوستان و ووکنگ انگلستان

تفصیل آمد	نمبر نقشہ	رقم آمد در ہندوستان			رقم آمد در انگلستان			نمبر نقشہ
		پائی	آنہ	روپیہ	پنس	شلنگ	پونڈ	
امداد مشن	۱	۰	۵	۲۱۹	-	۰	۰	×
قیمت رسالہ اسلامک ریویو انگریزی	×	۰	۱۴	۶۴۸	۲	۰	۵۱	۲
کتب خانہ	×	×	×	×	۷	۱۳	۱۴	۳
کل میزان	۰	۰	۳	۸۶۸	۹	۱۳	۶۵	

دستخط آنریری فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن ہندوستان | دستخط محاسب مسلم مشن ووکنگ انگلستان

نقشہ اخراجات مشن در ہندوستان و انگلستان

تفصیل خرچ	نمبر نقشہ	رقم خرچ در ہندوستان			رقم خرچ در انگلستان			نمبر نقشہ
		پائی	آنہ	روپیہ	پنس	شلنگ	پونڈ	
خرچ مشن	۴	۶	۱۲	۵۱۱	۱	۱۴	۳۸	۶
خرچ اسلامک ریویو	۵	۰	۰	۳۹۰	½	۵	۷۱	۷
کتب خانہ	×	×	×	×	۳	۱۲	۸۶	۸
کل میزان		۶	۱۲	۹۰۱	۴½	۱۱	۱۹۶	

دستخط
آنریری فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن در ہندوستان

دستخط
محاسب مسلم مشن ووکنگ انگلستان

نقشہ نمبر ۱ آمد مشن در ہندوستان بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۲ء

بروے تفصیل مشتہرہ در رسالہ اشاعت اسلام بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء صفحہ ۷۳ العنوان رسیدزر

واپسی پیشگی از کلرک مظہر الحق ووکنگ	۰	۱۱	۲۱۳
میزان	۰	۵	۲۱۹

نقشہ نمبر ۲ آمدنی رسالہ اسلامک ریویو بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

نمبر	ایٹم نمبر بروے رجسٹر کھاتہ	مبلغ: پنس	شلنگ	پونڈ	کیفیت
۱	۵	۱	۷	۱۶	قیمت رسالہ
۲	۶	۳	۱۹	۲۶	
۳	۷۴	۱۰	۱۳	۷	بابت زیادتی حجم رسالہ
	میزان	۲	۰	۵۱	(محمدامین)

نقشہ نمبر ۳ کتب خانہ بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

نمبر	نمبر ایٹم	قیمت: پنس	شلنگ	پونڈ	
۱	۷	۹	۰	۶	
۲	۸	۱۰	۱۲	۸	
		۷	۱۳	۱۴	

نقشہ نمبر ۴ خرچ مشن بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۲ء در ہندوستان

ان اخراجات میں عملہ ہندوستان و چند ملازمین ووکنگ انگلستان کی تنخواہ شامل ہے ووکنگ کے اکثر ملازمین کی تنخواہ خزانہ ووکنگ سے برآمد ہوتی ہے ۔

پائی	آنے	روپے
۶	۱۲	۵۱۱

نقشہ نمبر ۵ خرچ اسلامک ریویو بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۲ء در ہندوستان

تنخواہ عملہ ہندوستان جس میں اڈیٹر کا الاؤنس تین صد بھی شامل ہے میزان ۰ — ۰ — ۳۹۰

نقشہ نمبر ۶-۱ اخراجات مشن بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

تاریخ	نمبر رسید بروے رجسٹر کھاتہ	باغبان			پانی			خرچ کوئلہ			متفرق محصول ڈاک			سٹیشنری			خرچ ریلوے بغرض تبلیغ			ریلوے عملہ			ریلوے بغرض تدریس			عملہ اعلیٰ			عملہ ادنیٰ			متفرق			کیفیت
		پنس	شلنگ	پونڈ																													پنس	شلنگ	پونڈ	
فروری ۱۹۲۲ء	۱۱۶	-																															-	۳		
″	۱۲۸	-																									-	-	۵							
″	۱۲۹	-																									-	-	۳							
″	(ب) ۱۳۴	-																									-	-	۳							
″	۱۲۲	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲				
″	۱۲۳	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۴				
″	۱۲۴	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱				
″	۱۱۵	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۷	۳	۱																
″	۱۱۹	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۶	۱۲																	
″	۱۱۸	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۶	۵																				
″	۱۱۳	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۸	۳	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	-													
″	۱۱۴	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۶	۷														
″	۱۱۰	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۸	۵														
″	۱۲۶	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۹	۱۹	۱										
″	۱۰۹	-	-	-	-	-	-	۶	۳	۷																									
″	۱۰۷	-	-	-	۹	۷	۲																												
″	۱۳۴	۸	۱	۵																															
جمع		۸	۱	۵	۹	۷	۲	۶	۳	۷	۸	۳	۱	۶	۵	-	۱	۱۶	۱	۲	۱۳	-	۹	۱۹	۱	-	-	۱۱	-	-	۷	-	۳		کل اخراجات ماہ فروری پونڈ ۳۸ - ۱۴ - ۱

نوٹ: مسجد مسلم ہائی لندن کا خرچ شامل نہیں ہے اس کا حساب آئندہ نمبر میں چھپ جاویگا

نقشہ نمبر ۷ اخراجات اسلامک ریویو بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

نمبر شمار	نمبر ایٹم بروئے رجسٹر کیفیات	کاغذ			چھپائی			ریپرز			محصول ڈاک			متفرق			نامہ نگار			سٹیشنری			کیفیت
		پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ	
۱	۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸	۳	۱							
۲	۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۹	۱۵	۰										
۳	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	½۵	۶	۲										
۴	۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۱۹	۸										
۵	۴	۰	۰	۰	۱۱	۸	۵۲																
۶	۱							۱	۰	۴													
۷	۲																			۶	۵	۰	
۸	۳																			۶	۵		
۹	۲																		۱				
					۱۱	۸	۵۲	۱	۰	۴	½۴	۱	۱۲	۸	۳	۱	۰	۰	۱	۰	۱۱	۰	کل جمع ۷۱ پونڈ — ۵ شلنگ — ۲ پنس

(محمد امین)

نقشہ اخراجات کتبخانہ بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۲ء دوکنگ (انگلستان)

نمبر شمار	نمبر اٹیم	خرید کتب پونڈ	شلنگ	پنس	سٹیشنری پونڈ	شلنگ	پنس	محصول ڈاک ٹکٹ پونڈ	شلنگ	پنس	متفرق اخراجات پونڈ	شلنگ	پنس	کیفیت
۱	۴	۰	۱۰	۶۷										
۲	۵	۱	۱۹	۷										سپرٹ آف اسلام مصنفہ سید امیر علی صاحب خستہ بدی گئی۔
۳	۶	۰	۱۸	۳										
۴	۱										۶	۲	۰	
۵	۲										۶	۹		
۶	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۹	۱۵					
۷	۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶½	۱۳					
۸	۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸	۳	۱				
۹	۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴½	۹	۳				
۱۰	۲	۰	۰	۰	۴	۵								
۱۱	۳	۰	۰	۰	۶	۵								
		۱	۷	۷۹	۱۰	۱۰		۴	۲	۶	۰	۱۲	۰	میزان ۸۶ — ۱۲ — ۳

(محمد امین)

ضرورت الہام نئی زمانہ تعلیم یافتہ اصحاب وحی اور الہام کے وجود سے انکاری ہیں۔ اس حالت میں وہ کسی مذہب کو خدا کی طرف سے آنے پر تیار نہیں ہوتے۔ یہی حال یورپ میں طبقات کا ہے۔ برہمو سماج بھی یہیں آ جاتے ہیں۔ اس کتاب میں سائنٹیفک طریق پر اور علمی دلائل سے بتلایا گیا ہے کہ الہام کی انسان کو سخت ضرورت ہے اور الہام ہی مذہب آیا ہے اور الہامی کتب میں سے صرف ایک قرآن ہی اس وقت الہامی کتاب کہلا سکتی ہے۔ قیمت عہ

مکالمات ملیہ یعنی وہ گفتگوئیں اور بحثیں جو حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے انگلستان، فرانس اور دیگر مقامات پر مختلف سیٹیوں، پادریوں اور عیسائی مذہب کے بڑے بڑے علماء سے کیں انکو اسمیں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت مجلد عہ

مینیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور

برادران فی الاسلام

السلام علیکم۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں آپ کی توجہ میں اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو اسلام اور مسلمانوں کی بہتری کیلئے نہایت ہی اہم ہے زکوٰۃ جو اسلام کا ایک بڑا رکن ہے قرآن کریم نے اس نے اس کا حکم صرف شخصی خیرات کے طور پر ہی نہیں دیا بلکہ اسے قومی فرض ٹھہرایا ہے۔ نبی کریم صلعم کے زمانہ میں اور اس کے بعد ہر ایک کے مال میں سے چالیسواں حصہ بیت المال میں جمع کیا جاتا تھا۔ اور قرآن کریم کے مطابق مختلف مدات میں صرف ہوتا تھا جو قومی بہبودی کیلئے ضروری سمجھی جاتی تھیں۔ بدقسمتی سے آج ہماری قومی دولت اور طاقت کا یہ سرچشمہ خشک پڑا ہے بجائے پانی کی اس رو کے جو تمام قوم کو سیراب کرتی تھی آج ہمارے پاس صرف چند بوندیں باقی رہ گئی ہیں جو ریت ہی میں خشک ہو جاتی ہیں۔ اگر مسلمانوں میں عملی طور قرآن کریم کے مطابق اس فریضہ کا احساس از سر نو پیدا ہو جائے تو قومی بہبودی کا ایک دریا بہنا شروع ہو جائے جو بہت سی خشک صحراؤں کو سبزہ زاروں میں تبدیل کر سکتا ہے لیکن شومئی قسمت سے ہماری توجہ اور بہت سی باتوں میں خرچ ہو رہی ہے۔ اور ہم اس علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے جو قرآن کریم نے بتایا ہے۔ ان حالات میں آپ کی توجہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف کراتا ہوں جیسا ہر ایک مسلم کا فرض ہے۔ کہ زکوٰۃ کے متعلق قرآن کی تعلیم کو لوگوں تک پہنچا دے۔ تا کہ اس کا مصرف بھی انہیں ہدایات کے مطابق ہو۔ زکوٰۃ کے دو بڑے مصرف ہیں۔ اول حاجتمندوں غریبوں مسکینوں مسافروں اور مقروضوں کی امداد اور دوسرے خدمت اسلام جیسے تالیف قلوب اور عاملین اور اسلام کی اشاعت و حفاظت کرنیوالی جماعت شامل ہے ذاتی تکالیف و مصائب سے چاہے ہمارے دل میں کتنا ہی رحم جوش مارے ہمیں اپنے بھائیوں سے ہمدردی بھی ضروری لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ زکوٰۃ کا ایک بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کے ہاتھ جاتا ہے جو اس کے حقدار نہیں ہوتے۔ زکوٰۃ کے لینے والے فقیر اور ایسے ہی اور دھوکہ باز لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے اپنا یہی پیشہ مقرر کیا ہوتا ہے علاوہ بریں ایک نظر ڈالنے سے یہ فوراً روشن ہو جائیگا۔ کہ زکوٰۃ کا ایک بڑا اور اہم مصرف خدمت اسلام ہے۔ مجموعی حالت میں اسلام

* یہ چٹھی دراصل حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے انگریزی میں تحریر فرمائی ہے اسکا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔

کی مصائب مسلمانوں کی ذاتی مصائب سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اور ہماری قومی مصائب ذاتی تکالیف میں اور بھی اضافہ کر رہی ہیں موجودہ حالت میں اسلام کی خدمت شخصی امداد سے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے بہر حال قرآن کریم نے زکوٰۃ کے جو مصارف بیان کیئے ہیں ان میں سے ہر ایک کی تحت میں ایک مسلمان کو اپنی زکوٰۃ کا معقول حصہ اسلام کی حفاظت اور اشاعت میں خرچ کرنا چاہیئے۔ میں یہاں اس امر پر زیادہ زور نہیں دونگا۔ کہ ہمیں زکوٰۃ کا ایک کثیر حصہ اشاعت اسلام اور اسلام کو دیگر مذاہب خصوصاً عیسائیت کے حملوں سے محفوظ رکھنے میں صرف کرنا چاہیئے جو اپنی پوری قوت سے مسلمانوں کو عیسائیت میں شامل کرنا چاہتے ہیں اس اہم ضرورت کا ہر ایک تعلیمیافتہ مسلمانوں کو علم ہے +

اس ضرورت کی اہمیت کو ثابت کرنے کے بعد میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرتا ہوں کہ ووکنگ مسلم مشن کو اشاعت اسلام کی غرض سے قائم کئے ہوئے دس سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اور اس نے نہ صرف تین سو یا چار سو انگریزوں کو دنیا کے مختلف حصوں میں حلقہ بگوش اسلام کر لیا ہے بلکہ بڑی بھاری خدمت جو اس مشن نے سر انجام دی ہے وہ اسلام کے متعلق ہزاروں انسانوں کے خیالات کو بدل دینا ہے۔ خدمت اسلام کے سبب یہ مشن شہرہ آفاق ہو چکا ہے۔ اور بھوپال حیدر آباد دکن۔ بہاولپور مینگرول خیرپور میر اور جیسی اسلامی ریاستیں بھی مربّی ہو گئی ہیں۔ اور جملہ خیر خواہاں اسلام کی ہمدردی اس کے ہمراہ ہے اسلئے میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ از راہ کرم زکوٰۃ کے متعلق احکام قرآنی کو بجا لانے وقت اس امر کو ضرور ملحوظ خاطر رکھیں کہ اپنی اور اپنے عزیز و اقارب کی زکوٰۃ میں سے ایک حصہ ووکنگ مسلم مشن کیلئے الگ کریں جو اشاعت اسلام جیسے پاک کام میں صرف ہوگا۔

تمام ترسیل زر بنام خواجہ کمال الدین صاحب ووکنگ انگلستان یا بنام فنانشل سکرٹری مسلم مشن ووکنگ عزیز منزل برانڈرتھ روڈ لاہور ہوں۔ تمام آمد و خرچ کا حساب اس سوسائٹی کے ذمہ ہے۔ اب تک تو تمام حساب سالانہ ہی چھپا کرتا تھا لیکن آئندہ ماہوار شائع ہوا کریگا۔ اس خط کو ختم کرنے سے پہلے میں قوی امید ظاہر کرتا ہوں کہ اسلام کے سچے بھی خواہ ہونے کی حیثیت میں آپ عظیم الشان کام میں پوری امداد فرمائینگے۔

خادم۔ محمد علی پریزیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام وووکنگ مسلم مشن کمیٹی لاھور

برٹش مسلم سوسائٹی انگلستان

کی طرف سے

ہز ایکسیلنسی سردار عبدالہادی خان سفیر افغانستان کو ایڈریس

اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں ایک ایڈریس ہمیں پہنچا ہے جو برٹش مسلم سوسائٹی انگلستان کی طرف سے ہز ایکسیلنسی سردار عبدالہادی خاں صاحب کو مسجد ووکنگ میں دیا گیا +

ہز ایکسیلنسی حال ہی میں دولت خداداد افغانستان کی طرف سے انگلستان میں بطور سفیر بھیجے گئے ہیں یہ سب سے پہلی سفارت ہے جو افغانستان کی طرف سے انگلستان میں قائم ہوئی ہے۔

اس خیر مقدم کے موقعہ پر جو نومسلمین انگلستان نے ہز ایکسیلنسی کا کیا ایک بہت بڑا مجمع مسجد ووکنگ میں ہو گیا جس میں اخبارات کے رپورٹر اور فوٹو گرافر بھی موجود تھے چنانچہ ڈیلی مرر وغیرہ پکٹوریل اخبارات میں حضرت خواجہ صاحب اور ہز ایکسیلنسی سردار عبدالہادی خان صاحب کی تصاویر بھی شائع ہوئیں ایڈریس جو رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے بالقابہ نے پڑھا۔ اس کا ترجمہ اور ہز ایکسیلنسی کا جواب ذیل میں نذر ناظرین کرام ہے:- مترجم

ایڈریس

یور ایکسیلنسی!

ہم ممبران برٹش مسلم سوسائٹی اپنے ملک میں آپ کی تشریف آوری پر آپ کا برادرانہ خیر مقدم کرتے اور دل سے خوش آمدید کہتے ہیں۔

یور ایکسیلنسی کا کورٹ آف سینٹ جیمبر (لندن) میں سب سے پہلے افغان وزیر کی حیثیت میں تشریف لانا نہ صرف اس امر کی دلیل ہے کہ افغانستان نے دنیا کی سلطنتوں میں وہ جائز مقام حاصل کر لیا ہے جس کی کہ وہ اقوام عالم کی نظروں میں اپنی دانائی تحمل اور بہادری کی وجہ سے حقدار ٹھیر چکی تھی بلکہ ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا یہ تقرر اس نئے دور کا پیش خیمہ ہے جس میں اسلام اور عیسائیت کے مابین باہمی مشارکت اور مصالحت کا رشتہ مستحکم ہو جائیگا +

یہ ہماری دلی دعا ہے۔ کہ اس نئے دور کے اندر وہ مصائب جو اسلام اور خلافت کو پیش آ رہی ہیں ہبنت ھباء منثورا ہو جائیں۔ اور وہی صورت پیدا ہو جائے جو ہر رنگ و نسل کے مسلمانوں کیلئے لائق قبول ہو۔ اور کہ سلطنت عثمانیہ کا استحکام اور اس پر ہز امپیریل مجسٹی سلطان المعظم محافظ حرمین الشریفین کی سیادت پورے طور پر بحال و برقرار رکھی جاے۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ گذشتہ چند سال کی غلط کارروائی کی وجہ سے جو غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ ان کے ازالہ کا وقت ابھی گذر نہ چکا ہو۔ اور جیسا کہ پہلے طور پر ہمارا یقین و ایمان ہے ہم برطانیہ عظمے کے (جس کی سلطنت میں مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں سے کہیں زیادہ ہے) اس غیر محتاط فعل پر کہ اس نے یونان کو اسلام کے خلاف اخلاقی طور پر اور دوسرے طریقوں سے امداد دی۔ حالانکہ انصاف (اگر اس سے یہ پالیسی کو مدنظر رکھا گیا ہو) کھلے طور پر اسکی تردید پر کھڑا ہے) صدائے احتجاج بلند کرنے میں ہم اپنے ابنائے وطن کے ہم آواز ہیں +

ہم اکثر سنتے ہیں۔ کہ مسلمانوں میں عیسائیوں کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات پائے جاتے ہیں لیکن عملی طور پر ہمیں کہیں بھی ایسے جذبات کا نام و نشان تک نظر نہیں آتا۔ دوسری طرف مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کے دلوں میں اس قسم کے جذبات کثرت سے پائے جاتے ہیں یا غالباً مشرقی حکومت کی نقار بھی ان سے خالی نہیں۔ اور یہ تعصب غیر سوچ و بچار اور لاعلمی عوام الناس کو ایسی رائے قائم کرنے پر مجبور کر دیتی ہے جو اکثر غلط ہوتی اور گمراہی کیطرف لیجاتی ہے +

مسلم مشن نے انگلستان میں اسیوقت سے جب سے یہ قائم ہوا ہے اس تعصب کو دور کرنے اور صداقت کو پھیلانے کا بہت بڑا کام سرانجام دیا ہے اس نے اسلام کی پاک تعلیم کو اسکی اصلی اور پاکیزہ شکل و صورت میں اہل دانش و بینش مرد و زن کے آگے رکھا ہے۔ اور اگرچہ ضرورت کی وجہ سے کام کی رفتار سست ہے لیکن یہی شاید اس کے عمدہ اور بہترین طور پر سرانجام پانے کی دلیل ہے۔ ہم جنہیں سے بہت سے لوگ اس مشن کے رہین منت ہیں کیونکہ اس کے ذریعہ سے ہمیں قبول اسلام کی توفیق ملی۔ اور وہ روشنی ہم تک پہنچی جو ادراک و ایمان دونوں کو یکساں طور پر منور کرتی ہے ہم اس کام کی جو اب تک ہو چکا ہے قدر و قیمت اور اسکی وسعت کی شہادت دے سکتے ہیں۔ اور نیز بے نفسی اور جوش کی وجہ سے جو اس مشن کی تمام کوششوں کے اندر بھرا ہوا ہے۔ اور جو ہمارے ذاتی امتنان قلب کا موجب ہے۔ ہم اس سچے مذہب کی ان خدمات حسنہ کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو اچھی تعلیم اور نمونہ کی اشاعت اور حقیقی اسلامی رواداری

ہمدردی بنی نوع اور صلح جوئی کے رنگ میں سرانجام دے رہا ہے۔ اس موقع پر اس دلی امتنان کا اظہار کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ جو ہز ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال کیلئے ہمارے قلب میں موجزن ہے۔ کیونکہ آپ ہی کی ریاست کی بہت سی عنایات میں سے ایک یہ ہے کہ اس ملک انگلستان میں ایک خوبصورت مسجد موجود ہے +

تمام دنیائے اسلام پر فرض ہے۔ کہ اپنی توفیق اور استطاعت کے مطابق انگلستان کے اس مشن کے مثال کی پیروی کریں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ افغانستان یور ایکسیلنسی کی وساطت سے اس نادر موقع سے جو اس وقت اسکے سامنے ہے فائدہ اُٹھاکر تمام دنیا کے قونصلوں کے آگے سچی اسلامی روح کو پیش کرنے میں دریغ نہ کرے +

شاہجہان مسجد دوکنگ
۱۲ مارچ ۲۲ سنہ ۱۹ء

ہم ہیں یور ایکسیلنسی کے سچے مسلم بھائی
ممبران برٹش مسلم سوسائٹی

ہز ایکسیلنسی سفیر افغانستان کا جواب

میں آپ سے برٹش مسلم سوسائٹی کے خیر مقدم کا دلی شکریہ ادا کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جو آپ نے اُن کی طرف سے مجھے ایک مسلم بھائی سمجھ کر کیا۔ افغانستان کی اسلامی سلطنت سے جن اخوت کے جذبات کا اظہار اس ایڈریس میں کیا گیا ہے میں ان سے بہت متاثر ہوا ہوں اور آپ کا بہت احسان مند ہوں۔ میں قرآن کریم کی اس صدائے حق کے مطلب و مقصد کو خوب پہچانتا ہوں جس کا خطاب اہلکتاب کیطرف ہے قل یا اھل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواءٍ بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہٖ شیئًا ولا یتخذ بعضنا بعضًا اربابًا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون (آل عمران رکوع ۶) ترجمہ۔ کہو اے اہلکتاب آؤ ایسی بات کیطرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مانی جاتی ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھیرائیں۔ اور اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو اپنا مالک نہ سمجھے۔ پھر اگر اس سے بھی منہ موڑیں تو کہدو کہ تم اس بات کے گواہ رہو کہ ہم ایک ہی خدا کو مانتے ہیں + یہ آواز ہے جو اسلامی اور عیسائی دنیا کے درمیان رشتہ مصالحت قائم کرنا چاہتی ہے۔ میرے نزدیک یہی ایک اصول ہے جو ایک ایسی مشترکہ سطح پر ہمیں لے آتا ہے جس پر پہنچکر دنیا کے دو بڑے مذاہب کے خیالات و جذبات میں ایک اتحاد کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اسلامی ممالک سے جو سفیر عیسائی اقوام میں آئیں ان کا یہی نصب العین ہونا چاہئیے +

میرے نزدیک نسب کا صحیح مفہوم ہی وہ چیز ہے جس سے بین الاقوامی تفریق و منافرت کا حقیقی طور پر

قلع قمع ہو سکتا اور دنیا میں حقیقی امن قائم ہو جاتا ہے +

میرا اسبات پر قوی ایمان ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو دنیا کے مختلف لوگوں کو ایک رشتۂ محبت میں منسلک کر سکتا ہے جو ایک بھائی کا بھائی کے ساتھ ہوتا ہے۔ تاریخ اسلام میں کثرت سے ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں بنی نوع انسان کے متضاد عناصر ایسی ہی برادرانہ محبت اور یکجہتی کے رشتہ میں منسلک ہو گئے ہیں۔ اور انکی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے جہاں فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا (ترجمہ) اور سب ملکر مضبوطی سے اللہ کی رسی کو پکڑ لو۔ متفرقہ کرو۔ اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تم ایکدوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے +

یہ میرے لئے بہت ہی تسلی بخش امر ہے کہ ہمارے انگریز بھائی اپنے پولیٹیکل خیالات میں دیگر اہل اسلام کے ہم زبان ہیں میرے دل پر اسبات کا بھی گہرا اثر ہوا ہے کہ آپ کے دل ترکوں۔ عربوں مصریوں۔ تاتاریوں اور اہل جاوا کے ساتھ ہیں۔ اور خلافت اور اس کے موجودہ مخالفین کے اہم سوال کا عالمگیر جذبہ آپکے قلوب میں بھی موجزن ہے +

اگر عیسائی اور اسلامی دنیا ایک دائمی امن کے خواہاں ہیں تو وہ باہمی افہام وتفہیم اور ایکدوسرے کے سمجھنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس امن کو قائم رکھنے کیلئے یہ لازمی ہے کہ وہ ایکدوسرے کے مذہبی جذبات کی عزت کریں۔ اور مذہبی معاملات میں باہمی مخالفت کی بجائے انکی تکریم کو ملحوظ رکھا جائے مختصر یہ کہ انہیں خیال رکھنا چاہئے کہ کوئی ایسی بات ان سے سرزد نہ ہو جو دوسروں کے جذبات کو صدمہ پہنچانے کا موجب ہو۔ اس قسم کا منصفانہ برتاؤ آخرکار یقیناً ایکدوسرے کے معتقدات کی قدرومنزلت اور باہمی مصالحت اور اخلاص کی ترقی کا موجب ہو گا۔

اسلام کی خدمات جو کارکنان مسلم مشن نے کی ہیں میں انہیں نہایت قدرومنزلت کی نظر سے دیکھتا ہوں مجھے یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ جن بلند اور پاک خیالات و جذبات کو لیکر وہ اس کام میں کوشاں ہیں ان کے ہوتے ہوئے انکی کامیابی ایک قطعی شئے امر ہے۔ یہ میرے لئے ازحد خوشی کا مقام ہے کہ آج ایسے صاحبان سے ملنے کا شرف مجھے نصیب ہوا ہے کہ جنکے دل پاک خیالات سے زندہ ہیں۔ مجھے روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے

جب میں ان لوگوں کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں جنہوں نے صداقت کے نور کو دیکھا اور انہیں اتنی جرأت ایمانی موجود تھی کہ اسے قبول بھی کرلیا۔ اور اسی میں اپنی بہبودی اور حقیقی خوشی کو پایا۔ ان تمام باتوں کے لئے ہمیں خداوند تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ اور عاجزی سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ اسی سے دنیا کی اصلاح وابستہ ہے آخر میں میں پھر آپ کی عنایت کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں +

پیرس کانفرنس متعلقہ ٹرکی کے غور کیلئے چند باتیں

اسلام میں سزاے ارتداد

پیرس کانفرنس میں چونکہ ٹرکی جدید کے حقوق اور اختیارات پر غور ہونا تھا بعض یونانی حمایتیوں نے جہاں ترکوں کے خلاف بہت سی جھوٹی باتیں پھیلا رکھی ہیں۔ انمیں یہ ایک امر بھی تھا۔ کہ چونکہ اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے اسلئے سمرنا تھریس وغیرہ مقامات جہاں عیسائی اور نومسلم ہیں وہ ایسے علاقہ میں نہیں رہنے چاہئے جہاں ترکوں کی سلطنت ہو۔ اس پر خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک تحریر انگریزی میں شائع کی۔ جو کانفرنس کے ممبروں کو پہنچا دیگئی۔ اس کا ترجمہ ذیل میں ہم کرتے ہیں:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ؕ ترجمہ۔ وہ جو ایمان لائے پھر وہ کافر ہوگئے۔ پھر ایمان لائے۔ پھر کافر ہوئے اور اپنے کفر میں بڑھ گئے اللہ تعالےٰ نہ انہیں معاف کریگا نہ ان کو صحیح راہ دکھلائیگا +

اسلام میں سزاے ارتداد اور مرتد کی حیثیت کے متعلق اگر کسی کو کچھ بھی شبہ ہو تو مندرجہ بالا آیت اس کے ازالہ کیلئے کافی ہے۔ یہ قرآنی الفاظ بالکل بین ہیں۔ نہ کسی بحث اور نہ کسی شرح کے محتاج ہیں۔ اس میں ایک ایسے شخص کا ذکر ہے۔ جو اول مسلمان ہوا پھر اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔

لہ مسئلہ خلافت پر ایک مفصل کتاب بزبان انگریزی اس وقت خواجہ صاحب کے زیر تصنیف ہے جو دو ہفتہ میں چھپنے سے لئے تیار ہو جائیگی +

پھر اس نے اسلام قبول کیا پھر وہ مرتد ہوگیا۔ اور اپنے کفر میں بڑھ گیا۔ اب مندرجہ ذیل کے حصہ میں ایسے مرتد کی جو سزا تجویز کی گئی ہے۔ وہ اسی قدر ہے۔ نہ خدا تعالیٰ اسے معاف کریگا۔ نہ وہ ہدایت کی راہ پر آئیگا۔ ارتداد کی سزا کا دینا بھی اور بعض گناہائے کبیرہ کیطرح خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور اسکی سزا دہی میں انسانی ہاتھ کا کوئی دخل نہیں۔ بدقسمتی سے گذشتہ صدی میں جو کام اسلام کے خلاف پادری کیا کرتے تھے آج وہ مدبران سلطنت کے ہاتھ میں آگیا ہے اور ان مدبران سلطنت کی وہ بیہودہ غلطیاں آج سب پر ظاہر ہیں۔ کہ جس سے اسلامی دنیا برٹش حکومت سے بیزار ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک جانتا ہے کہ جو کچھ ترکوں کی سلطنت کے ساتھ ان لوگوں نے کیا وہ کسی نوع کی حمایت میں نہیں تھا۔ بلکہ یونانیوں کی حمایت میں کیا۔ اب جو پیرس کانفرنس میں ترکی سلطنت کی از سر نو ترمیم و تنظیم ہونیوالی ہے لیکن ہے کہ ترکوں کی حکومت تلے کم تعداد قوموں کی حفاظت کا مفروضہ بہانہ بہت سی باتیں اس کانفرنس میں زیر بحث لے آئے۔ اور ممکن ہے۔ کہ ان بحثوں میں اسلامی سزائے ارتداد کے متعلق جو توہمات ہیں ان کو بھی بیچ میں لے آیا جائے اسلئے نہ صرف مصلحت وقت بلکہ ضرورت چاہتی ہے کہ اس مضمون پر کچھ لکھ دیا جائے +

مسلمانوں کے مذہب کا ماخذ قرآن اور حدیث نبوی ہے کسی اور کا اجتہاد ہمارے لئے سند نہیں۔ اور حدیثیں بھی درحقیقت قرآن ہی کی تشریح ہیں۔ لہذا ہم مسئلہ سزائے ارتداد کو بھی قرآن سے ہی عرض کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا آیت میں کسی جسمانی سزا کا ذکر نہیں۔ جس میں نہ صرف ایکدفعہ بلکہ بار بار مذہب چھوڑنے کا ذکر ہے۔ اور کہیں بھی نہ موت نہ کسی اور سزا کا ذکر ہے۔ قرآن میں دو اور جگہ بھی یہ امر بحث میں لایا گیا ہے۔ جہاں خود لفظ ارتداد کے بھی مشتقات استعمال کئے گئے ہیں۔ انمیں سے ایک یہ ہے:۔

یا یھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکفرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاوے گا تم میں سے دین اپنے سے پس البتہ لاویگا اللہ ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہے ان کو اور پیار کرتے ہیں وہ اس کو نرمی کرنیوالے ہیں اوپر مسلمانوں کے سختی کرنیوالے ہیں اوپر کافروں کے جہاد کرینگے بیچ راہ اللہ کے نہ ڈریں گے ملامت کرنے کسی ملامت کرنیوالے کی سے +

اس آیت میں بھی اسلام سے مرتدین کی سزا کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ ایک کے مرتد ہونے پر

اللہ تعالےٰ بہترین لوگوں کی جماعت اسلام میں لائیگا۔ سورۃ بقرہ میں ذیل کی آیت میں ترتد کا ذکر ہے۔ ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولٰئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والاٰخرۃ واولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون ٭ ترجمہ۔ جو کوئی پھر جاوے تم میں سے دین اپنے سے پس مر جاوے اور وہ کافر ہو پس یہ لوگ کھوئے گئے عمل ان کے بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور یہ لوگ ہیں رہنے والے آگ کے وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہیں

ان آیات کا ترجمہ مولینا مولوی محمد علی صاحب کے مشہور انگریزی ترجمہ قرآن سے لیا گیا ہے۔ لیکن اس آیت کا ترجمہ مسٹر سیل کے ترجمہ قرآن سے بھی دیدیتا ہوں۔ وہ یہ ہے:۔

"تم میں سے جو اپنے ایمان کو چھوڑ گیا۔ اور کفر کی حالت میں مر گیا اس دنیا میں بھی اس کے عمل ضائع ہونگے اور آخرت میں بھی یہ لوگ جہنمیوں میں سے ہونگے۔ اور وہیں رہینگے" +

ایک اور انگریز مترجم مسٹر راڈویل نے بھی تقریباً انہی الفاظ میں ترجمہ کیا ہے۔ اس آیت میں مرتد اور اسکی سزا کا ذکر ہے لیکن یہ سزا کوئی جسمانی موت نہیں جو اس زندگی میں دیجائیگی بالفاظ راڈویل اور مسٹر سیل صرف حبط اعمال ہے یعنی اعمال کا بے ثمر رہجانا۔ اور جو سزا بعد الموت ہے وہ نار جہنم ہے +

آیات مندرجہ بالا کے علاوہ کسی اور آیہ قرآنی میں ارتداد کا ذکر نہیں۔ نہ کوئی اور موقع قرآن میں ہے جس سے اشارۃً بھی یہ نتیجہ نکل سکے کہ اسلام نے سزائے ارتداد قتل تجویز کی ہے تنسوئی بحث نے غلط بیانی تحریف اور افترا عیسائی مصنفین کے حصہ میں دے رکھی ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا آیات میں سے بھی ایک لفظ موجود ہے جس میں انکی بطرت نے اپنا رنگ دکھلایا ہے۔ وہ لفظ فیمت ہے۔ اس کے ترجمہ میں مولانا مولوی محمد علی لکھتے ہیں پھر وہ مر گیا جبکہ وہ کافر ہی تھا + سیل لکھتا ہے وہ کافر ہو کر مرا + راڈویل نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے۔ لیکن عیسائی مصنفوں نے اپنی غرض فاسدہ کو سامنے رکھ کے جو ترجمہ کیا ہے "وہ مارا جائیگا"۔ ان لوگوں کا یہ ترجمہ نہ صرف غلط بیانی ہے بلکہ اس سے انکی پرلے درجہ کی جہالت نظر آتی ہے سیل کو بوجہ عناد اسلام سے اس سے کون واقف نہیں۔ اگر آیت زیر بحث میں اسے کچھ بھی گنجائش کا موقع ملتا تو وہ رائی کا پہاڑ بنانے کا جیسا کہ عادی ہے۔ وہ کچھ کا کچھ لکھ دیتا +

قرآن کے بعد ہمیں آنحضرت کی زندگی میں کوئی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا کہ جس سے ارتداد کی سزا قتل تجویز کیجائے مذہبی معاملات میں رائے کی آزادی اسلام کا حصہ ہے خصوصاً جبکہ ہمیں لا اکراہ فی الدین جیسا حکم ہو حدیث میں البتہ عکل والوں کے قتل کا ذکر ہے۔ یہ لوگ مسلمان ہوئے پھر انہوں نے یہ ظاہر کیا

کہ مدینہ کی آب و ہوا ان کے مطابق نہیں۔ وہ مدینہ سے ایک اور مقام پر بھیجے گئے۔ جہاں بیت المال کے اُونٹ چرائی کیلئے موجود تھے۔ ان لوگوں نے ساربانوں کو قتل کیا۔ اور اونٹوں کا گلہ لیکر چلدیئے۔ یہ لوگ گرفتار کئے گئے۔ اور قتل اور ڈکیتی کے جرم میں ان پر فتویٰ قتل وارد کیا گیا۔ قرآن کریم نے سورہ مائدہ میں ڈکیتی اور قتل کی سزا موت تجویز کی ہے۔ چنانچہ مفسرین قرآن نے اس واقعہ کو اسی آیت کے تحت میں نقل کیا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ مرتد بھی تھے۔ اس سے کم از کم مفسرین کے مذہب کا پتہ چلتا ہے۔ کہ مفسرین کے نزدیک عکل والوں کو جو سزا دیگئی تھی وہ پاداش ارتداد میں نہیں بلکہ ڈکیتی اور قتل کی پاداش میں تھی۔ اس واقعہ کے سوائے آنحضرتؐ ہی ہیں کوئی واقعہ اور میری سمجھ میں کوئی اور واقعہ مجھے نظر نہیں آتا جہاں ارتداد کیلئے کوئی شخص سزایاب موت ہوا ہو۔

جواب میں شاید یہ کہا جائے۔ کہ فلاں فلاں اسلامی سلطنت میں فلاں فلاں امر ہوا لیکن اس سے اسلام کو تعلق کیا مسلمانوں کے علاوہ ہر جگہ مدبران سیاست حسب ضرورت اپنے افعال کو مذہب کا لباس دے دیا کرتے ہیں۔ حال میں بعض مدبرین نے بیت المقدس کے جنگ کا نام صلیبی جنگ رکھا۔ اور ایکدوسرے نادان نے فتح سالونیکا پر اسلئے خوشی ظاہر کی۔ کہ یہ باب مسیحیت تھا۔

اگر مظالم احکوریشن کیلئے عیسائیت ذمہ وار نہیں۔ تو پھر کسی مسلمان مدبر یا عامل کا کوئی ایسا فعل جس کی قرآن اجازت نہ دے اسلام کے ذمہ نہیں ڈالا جاسکتا۔ لہٰذا اربابان حل وعقد یورپ کانفرنس یہ یاد رکھیں۔ کہ اگر انہوں نے مفروضہ سزائے موت ارتداد کو سلطنت ٹرکی میں مداخلت کا بہانہ ٹھیرایا تو یہ امر نہ صرف غلط ہی ہوگا۔ بلکہ ہم اسے اپنے مذہب پر ان کی طرف سے ایک حملہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اس رنگ میں ہمارے مذہب پر حملہ کرنے سے باز رہینگے۔ اسلئے ان حامیانِ یونان کو پہلے یہ سمجھ لینا چاہئیے کہ اگر اسلامی مسئلہ ارتداد کو اپنی پولیٹیکل چالوں میں لے آئے۔ تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ وہ بہت سی غلطیاں پہلے کرچکے ہیں اور اب ان غلطیوں کو نہ بڑھائیں۔ ہم مسلمان تعلیم قرآن کے ماتحت مذہب میں آزادیٔ رائے کے حامی ہیں۔ اور تو اور ہم خود کسی اسلامی سلطنت کے ایسے فعل کو نظر استحسان سے نہیں دیکھ سکتے۔ جہاں ارتداد سزا موت تجویز کیجائے۔ قرآن کریم میں ذیل کی بھی آیت

موجود ہے:-

ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصریٰ والصابئین من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحاً فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ٥

ترجمہ - بیشک مسلمان اور یہودی اور عیسائی اور صابی ان میں سے جو لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائے - اور اچھے کام کرتے رہے - تو ان کو ان کا اجر ان کے پروردگار کے ہاں ملیگا (البقرہ - رکوع ۸)

اس آیت کے ماننے والے کسی عیسائی یا یہودی کو نفرت سے نہیں دیکھ سکتے ہم مسلمان بت پرستی کے دشمن بتوں کے توڑنے والے اور شرک کو نفرت سے دیکھنے والے مشہور ہیں - اور ہندوستان میں صدیوں تک حکمران رہے اور ہماری حکومت بھی کامل طاقت اپنے ہاتھ میں رکھتی تھی لیکن اسی ہندوستان میں اسلامی حکومت سے پہلے کے بنے ہوئے لکھوکھہا عالیشان مندر اور غیر مسلم عبادتگاہیں آج تک موجود ہیں - ان مندروں میں دیوی دیوتاؤں کی عالیشان مورتیں جو سنگ مرمر اور سونے سے بنی ہوئی تھیں - وہ قدیم سے آج موجود ہیں ان قدیمی مقدس ہندو عمارتوں کی خوبصورتی اور شان وشوکت آجکل انجنیروں اور معماروں کو حیران کرتی ہے - کیا ان مندروں اور بتوں کے وجود سے اس فراخ حوصلگی مذہبی رواداری کی روح کا پتہ نہیں چلتا - جو اسلام نے بت شکنوں کے دلوں میں پیدا کر رکھی تھی - لیکن ان عظیم الشان مسجدوں کتب خانوں اور جامعوں کا آج کہیں پتہ سپین میں ہے - جو ہم نے بنائیں اور عیسائیوں کے ہاتھ میں گئیں +

از مسجد ووکنگ
۲۳ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء

خواجہ کمال الدین